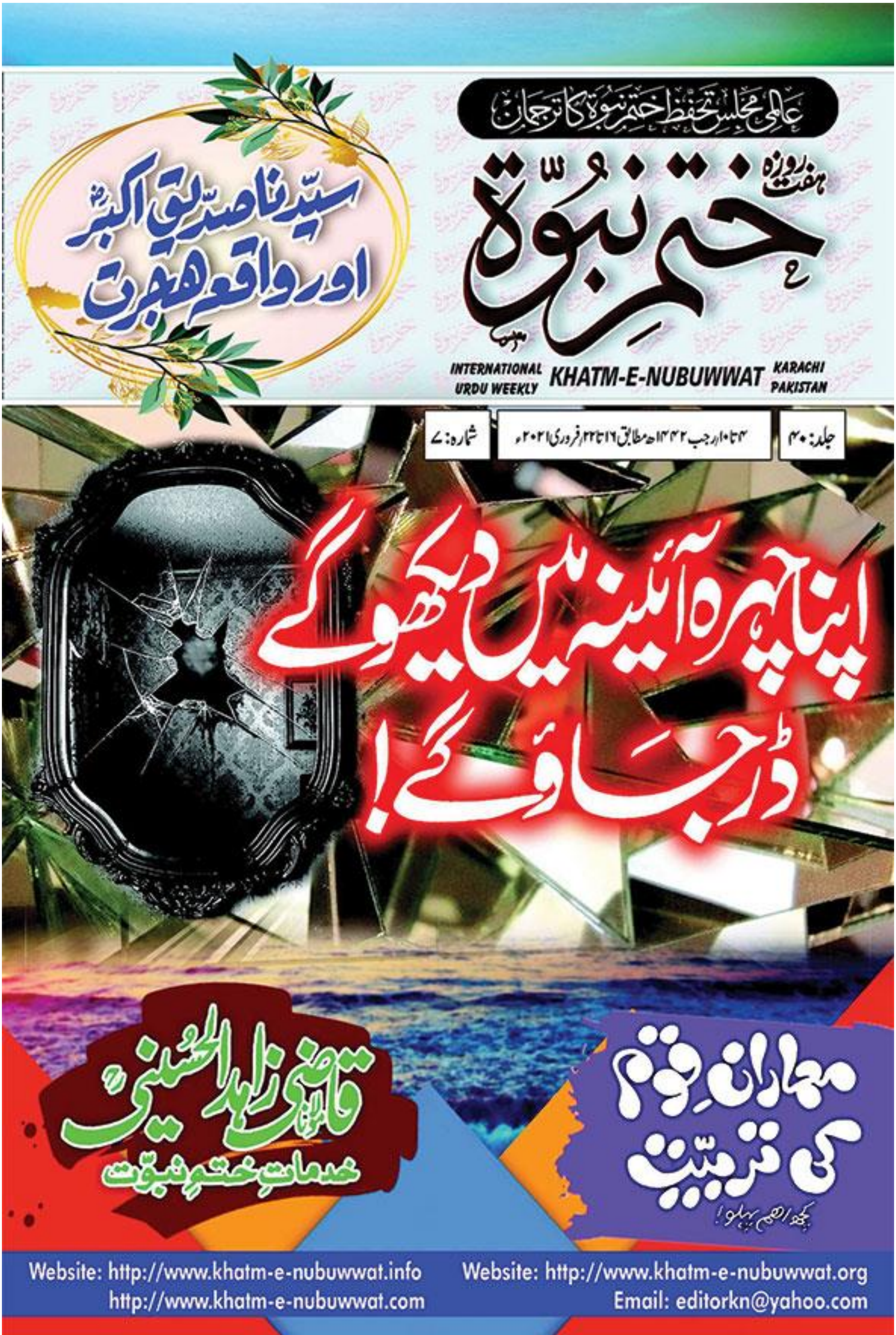
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN
سیدنا صدیق اکبرؓ اور واقعہ ہجرت
جلد: ۴۰
۴ تا ۱۰ رجب ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ فروری ۲۰۲۱ء
شمارہ: ۷
اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھو گے ڈر جاؤ گے!
مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ
خدمات ختم نبوت
معماران قوم کی تربیت
کچھ اہم پہلو!
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

امام صاحب نماز پڑھانے کا طریقہ درست کریں

س:...... محترم مفتی صاحب! اس مسئلہ کا جواب درکار ہے کہ: ہمارے محلّہ کے پیش امام صاحب دوران نماز کہ جب وہ امامت کراتے ہیں وہ نماز میں ایک رکن سے دوسرے رکن مثلاً رکوع سے قیام، یا قیام سے سجدہ کی طرف جب جاتے ہیں تو وہ پہلے انتقال رکن کرتے ہیں اور پانچ، چھ سیکنڈ بعد تکبیر کہتے ہیں۔ خاص کر جب وہ رکوع سے قیام کی طرف واپس کھڑے ہوتے ہیں تو اس کے ۶/۵ سیکنڈ بعد سمع اللہ لمن حمدہ، کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس دوران جماعت میں بعد میں شریک ہونے والے مقتدی حضرات رکوع میں کئی مرتبہ تسبیح پڑھ کر خود کو رکعت میں شامل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس طرح کرنے سے تو ظاہر ہے رکعت نہیں ملتی، اب اس سلسلہ میں مسجد کے خاص نمازی کافی تشویش کا شکار ہیں، اس سلسلہ میں آپ ہماری رہنمائی فرمائیں۔

ج:...... سوال میں درج بالا تفصیل کے مطابق امام صاحب کا نماز پڑھانے کا مذکورہ طریقہ شرعاً درست نہیں، بلکہ غلط ہے۔ مذکورہ امام پر لازم ہے کہ منصبِ امامت کی اہمیت و نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے نماز پڑھانے کا طریقہ درست کرلیں، ورنہ بصورت دیگر مذکورہ طرز امامت سے جن نمازیوں کی نمازیں خراب ہوں گی، اس کی ذمہ داری امام پر عائد ہوگی۔

طلاقِ رجعی میں دورانِ عدت رجوع کرسکتا ہے

س:...... میں آپ کے علاقے میں ایک فلیٹ میں رہائش پذیر ہوں، میری لڑائی اکثر اپنی بیوی سے ہوتی رہتی تھی۔ گزشتہ دنوں میری لڑائی اپنی بیوی سے ہوئی، میں نے غصہ میں اپنی بیوی کو ایک دفعہ کہا کہ میں نے تجھے طلاق دی، اس وقت میں اور میری بیٹی اکیلے تھے۔ پہلے میری بیوی نے کہا کہ میں نے نہیں سنا، بعد میں کہا کہ تم نے مجھے ایک دفعہ طلاق دی ہے۔ اب مجھ سے بات کرنے کے لئے فتویٰ لے کر آؤ۔ مفتی صاحب! مجھ سے ایک دفعہ غلط ہوئی ہے، جس کی وجہ سے میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ میری رہنمائی فرمائیں کہ اس صورت میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

ج:...... بصورت مسؤلہ اگر سائل نے اپنی بیوی کو طلاق کے مذکورہ الفاظ یعنی: "میں نے تجھے طلاق دی" صرف ایک دفعہ بولا ہے اور اس سے پہلے کبھی طلاق نہیں دی ہے تو اس صورت میں سائل کی بیوی پر ایک طلاق رجعی واقع ہوچکی ہے۔ جس کا حکم یہ ہے کہ سائل اپنی بیوی سے دوران عدت رجوع کرسکتا ہے اور عدت گزرنے کے بعد میاں بیوی دونوں باہمی رضامندی سے تجدید نکاح کرسکتے ہیں:

"اذا طلاق الرجل امرأته تطليقة رجيت وهي الطلاق بصريح الطلاق بعد الدخول .... أوتطليقتين رجعتين فله ان يراجعها في عدتها اى عدة امرأته المدخول بها حقيقة..... رضيت بذالك أولم ترض لاقها بأقيه على الزوجيه..... الخ."

(اللباب فی شرح الکتاب، ص:۳۵۷، کتاب الطلاق باب الرجعۃ)

واللّٰہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۴۰ ۴تا۱۰ر رجب المرجب ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ر فروری ۲۰۲۱ء شمارہ: ۷

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھو گے، ڈر جاؤ گے!	۴	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
سیّدنا صدیق اکبرؓ اور واقعۂ ہجرت	۷	مفتی خالد محمود
معمارانِ قوم کی تربیت... کچھ اہم پہلو!	۱۱	ڈاکٹر عبدالغنی نظامی
ظہور امام مہدی علیہ الرضوان......(۴)	۱۴	حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ
کل کراچی بین المدارس تقریری مقابلہ(۲)	۱۶	ضبط وترتیب: مولانا شعیب کمال
مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ سے ایک نشست	۱۹	مولانا محمد ابراہیم حسین عابدی
مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ کی خدمات	۲۲	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی وتبلیغی اسفار	۲۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھو گے، ڈر جاؤ گے!

الحمدللہ و کفیٰ وسلام علٰی سید الرسل و خاتم الانبیاء. امابعد

خیرالقرون میں جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کے خلاف رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا فیروز دیلمیؓ کو بھیجا جس کوانہوں نے پیوند خاک کیا۔ دوسرے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف سیدنا صدیق اکبرؓ نے یکے بعد دیگرے صحابہ کرامؓ پر مشتمل تین لشکر روانہ کئے جنہوں نے ملعون زمانہ مسیلمہ کو کرۂ ارضی سے ناپید کیا۔ مسیلمہ آنجہانی ملعون قادیانی نے جب جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو علماء لدھیانہ، مولانا غلام دستگیر قصوری، مولانا نذیر حسین دہلوی، مولانا محمد حسین بٹالوی اور پھر تواتر کے ساتھ تمام اکابر میدانِ عمل میں اترے، تحریر و تقریر، مناظرہ ومباہلہ، فتویٰ و بیان۔ غرض ہر میدان میں اسے چاروں شانے چت کیا۔ اس کی باں باں اور چیں چیں کرادی۔

ا......ملعون قادیان زندگی بھر واہی تباہی بکتا رہا، لکھتا رہا، اسے دیکھئے تو الف سے یاء تک کوئی لفظ ایسا نہیں جس میں مرزا نے گالی کی گردان نہ کی ہو۔ دلائل دیکھئے تو پانچ اور پچاس میں صفر کا فرق۔ لہٰذا پانچ پچاس برابر، عربی لکھنے پر آیا تو اردو کے لفظ بوسہ کو عربی میں ”بـوسهـن“ لکھ کر اپنی قابلیت کا ایسا ثبوت دیا کہ ”کاشکے تیرا مادر نہ زادے“ کہے بغیر چارہ نہیں۔ قلم کی جولانی کو دیکھیں تو پانچ صفحوں پر ایک ہی لفظ ”لعنت“ کو ہزار بار لکھ دیا۔ ایسی بوقلمیوں کے باوصف آج تک پوری قادیانی پارٹی نے پاؤں کے تلوؤں سے سر کی چوٹی تک زور لگا کر: (۱) مرزا کی کتب و رسائل خزائن، (۲) ملفوظات، (۳) اشتہارات، (۴) مکتوبات، (۵) اس کی وحی مقدس تذکرہ، (۶) سیرت المہدی، (۷) تاریخ احمدیت۔ ان کتب کے سرسری شمار کرنے سے کل صفحات (۳۸۰۵۶) اڑتیس ہزار چھپن بنتے ہیں۔

جب کہ اس کے مقابلہ میں (۱) مجلس نے ۶۰ جلدوں پر مشتمل احتساب قادیانیت شائع کی۔ (۲) تحفۂ قادیانیت چھ جلدیں، (۳) قادیانی شبہات ۳ حصے، اس کے کل اڑتیس ہزار چھ سو چھ (۳۸۶۰۶) صفحے بنتے ہیں۔ ملعون قادیان کی پوری پٹاری اور مال گودام کا جملہ اسٹاک پر بھاری مجلس کی شائع کردہ یہ تین کتابیں ہیں۔ پھر بھی پانچ صد صفحات ہمارے سلسلہ کے زائد بنتے ہیں۔ قادیانیوں کی کتابت موٹی موٹی جیسے صفحات پُر کرنے کے لئے بھرتی کی گئی ہو۔ جب کہ مجلس کے سلسلہ احتساب قادیانیت کا کمپیوٹر پوائنٹ ایک سا ہے۔ اس حساب سے مجلس کے احتساب قادیانیت کے پاؤں کے نیچے ملعون قادیان اوراس کے حواریوں کی گردنیں دبیں، زبانیں لٹکیں، آنکھیں نکلیں، سانسیں بری طرح پھنسیں۔ نہ اگلنے نہ نگلنے کی سی صورت۔ دیدہ عبرت اس کو کہتے کہ چور کا ہی نہیں، بلکہ اس کی نانی کا بھی اس سلسلہ احتساب قادیانیت نے بیچ چوراہے بھانڈا پھوڑ دیا ہے۔

بڑھے چلو! انشاء اللہ اپنی کھلی آنکھوں سے چور کو اس کی ماں کے گھر میں گھستا دیکھو گے۔ اس لئے تو مرزا نے لکھا تھا کہ ”میری ماں کے پیٹ سے پہلے وہ نکلی پھر آخر پر میں نکلا“ یہ نکلا اور نکلی کا سلسلہ احتساب قادیانیت کے ذریعہ منظر مکافات عمل ہے۔ اگر اب بھی قادیانیت نہیں سمجھتی تو جائے اس روٹ پر جو روٹ مرزا نے اپنے آنے کا خود تحریر فرما کر قادیانیوں کے لئے موٹروے کا ڈیزائن پہلے نشر کر دیا ہے۔ چلو مرزا قادیانی تو جائے بھاڑ میں۔

۲......اب ہم مرزامحمود قادیانی کی طرف آتے ہیں۔ قادیانیوں نے مرزامحمود کے جملہ رسائل وکتب کوانوارالعلوم کے نام سے شائع کیا ہے۔ سرسری نظر سے دیکھا گیا تواس کے صفحات پندرہ ہزار تین سوبانوے(۱۵۳۹۲) بنتے ہیں۔ جب کہ مجلس کی دیگرصرف یہ کتب شمار کریں۔(۱) قومی اسمبلی کی مصدقہ رپورٹ ۵ جلدیں،(۲) فتاویٰ ختم نبوت ۳ جلدیں،(۴) تحریک ختم نبوت ۱۰ جلدیں،(۵) مقدمہ بہاول پور ۳ جلدیں،(۵) لولاک کے دو نمبرات،(۶) ائمہ تلبیس،(۷) رئیس قادیان سمیت ان کتب کے کل صفحات پندرہ ہزارآٹھ سو(۱۵۸۰۰) بنتے ہیں۔ لیجئے ان کتب کوسامنے رکھیں تو مرزا محمود کی علم دانی کوبھی مرزامحمود کی حسب عادت اوندھا پائیں گے۔

۳......قادیانیت کی باون گزی زبان کا قادیانی اسٹاک مرزامحمود کے خطبات ہیں۔اس وقت اس کے جوصفحات سامنے آئے ہیں وہ بیس ہزار دو سوپچاس ہیں۔اس سلسلہ میں مجلس کے دوسرے سلسلہ ’’محاسبۂ قادیانیت‘‘ کولیں۔ یہ سلسلہ جاری ہے ابھی بارہ جلدیں آئی ہیں۔باقی پرکام شروع ہے۔ میدان بھی موجود گھوڑا بھی موجود شاہسوار بھی موجود، نتیجہ دنیادیکھ لے گی۔

۴......اب ایک سلسلہ قادیانی کمینگی کا تذکرہ رہ گیا ہے کہ ملعون قادیانی کومان کردیکھنے والوں کوقادیانی صحابہ کہتے ہیں۔ معاذ اللہ! اس سلسلہ میں انہوں نے ان ملعونوں کی سوانح لکھنا شروع کی۔اس وقت تک جو ہمارے سامنے ہیں ان کے صفحات کی تعداد تین ہزار نوسو چھیالیس بنتی ہے۔ عالمی مجلس نے ملعون قادیان کے خلاف علم جہاد بلند کرنے والے مردان حق کے مختصر حالات کوجمع کرنا شروع کیا تواس کی چمنستان ختم نبوت کے نام سے چار جلدیں آگئی ہیں۔ باقی پرکام شروع ہے۔امید ہے کہ پانچ چھ جلدوں پر مشتمل سیٹ آیا چاہتا ہے۔چلوان کے آنے تک فی الحال حساب کویہیں روک لیتے ہیں۔ البتہ جدوجہد جاری ہے، سمت بھی متعین ہے۔ رفتار کبھی چیونٹی کی کبھی کچھوے کی۔ چلے چلو، چلے چلو، آخری پڑاؤ مدینہ طیبہ کی سدابہاروں کے سایہ تلے ہوگا۔ جہاں کائنات کی سب کامیابیاں نصیب ہوں گی۔

قادیانیت کے مقابلہ کاایک پہلو یہ تھااس کواس لئے لیا کہ مرزاقادیانی خودکوسلطان القلم کہتا تھا۔ خوداوراس کی جماعت کے اس قلمی کارنامے کے مقابلہ میں صرف ایک دینی ادارہ (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کاذکر کیا ہے ورنہ دوسرے اداروں کولیں مثلاً ڈاکٹر بہاءالدین کی ’’تحریک ختم نبوت‘‘ کے نام پرساٹھ جلدیں آچکی ہیں۔ حضرت مفتی محمدامین کراچوی کی عظیم وضخیم پندرہ جلدیں عقیدۂ ختم نبوت کے نام پر موجود ہیں۔ان کواس میں شامل نہیں کیا ورنہ توحساب کہیں کا کہیں چلاجائے۔

دوسرا پہلو

ملعون قادیان کے چارورقی رسالہ سے کتابوں تک کی کل تعداداسی ہے۔ جب کہ اس کے مقابلہ میں اس دورکے مصنفین کولیں۔ مثلاً:

۱...... اکیلے حضرت تھانویؒ کی تصنیفات کی تعداد پندرہ سوسے اوپر ہے اورشاید ہی کوئی موضوع ہوجس پرآپ کی کتاب نہ ہو۔صرف آپ کے ملفوظات وخطبات ۲۴ جلدوں پر مشتمل ہیں۔ مزید مقالات کاسیٹ چونتیس جلدوں پرآرہا ہے۔

۲......حضرت ابن العربیؒ کی تفسیرایک سوبیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۳......تفسیر طنطاوی ایک سوجلدوں پر مشتمل ہے۔

۴......تاریخ دمشق اسی جلدوں پر مشتمل ہے۔

۵......مسنداحمد بن حنبل پچاس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۶......تاریخ اسلام ذہبی ہمارے پاس چھیالیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۷......موسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ پینتالیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

۸......پیرذوالفقارصاحب کے خطبات پینتالیس جلدوں پر مشتمل ہیں۔

۹......جامع المسانید والسنن سینتیس جلدوں پر مشتمل ہے جوعلامہ ابن کثیرؒ کی تصنیف ہے۔

۱۰......مولانا احمد رضا خانؒ کا فتاویٰ رضویہ بتیس جلدوں پر مشتمل ہے۔
۱۱......تفسیر روح المعانی تیس جلدوں پر مشتمل ہے۔
۱۲......تفسیر کبیر تینتیس جلدوں پر مشتمل ہے۔
۱۳......حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی نو صد تصنیفات ہیں۔
۱۴......الکنز المتواری پچیس جلدوں پر مشتمل ہے۔
۱۵......عمدۃ القاری پچیس جلدوں پر مشتمل ہے۔
۱۶......معجم الکبیر اوسط وصغیر چونتیس جلدوں پر مشتمل ہے۔
۱۷......فتاویٰ محمود پچیس جلدوں پر مشتمل ہے۔
۱۸......کلید مثنوی ۲۴ جلدوں پر مشتمل ہے۔
۱۹......اصلاحی خطبات حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی کی ۲۲ جلدیں ہیں۔
۲۰......تفسیر ذخیرالجنان اکیس جلدوں پر مشتمل ہے۔
۲۱،۲۲،۲۳......تفسیر قرطبی، البدایہ والنہایہ، تفسیر معالم العرفان بیس بیس جلدوں پر مشتمل ہیں۔

یہ تیس مثالیں صرف اپنے محدود ذرائع معلومات کی بنا پر عرض کی ہیں۔ اس کے مقابلہ پر قادیانی اوباش قلم کو لیں تو ذرہ سیاہ کو نیر اعظم کے مقابل پر لانے والی گستاخی شمار ہوگی۔

قارئین! اگر امت کی خیر القرون سے آج تک ہر صدی کا ایک ایک آدمی لیا جائے تو امت کے کثیر التصانیف پندرہ آدمیوں کی تصانیف کے مقابل پر پوری قادیانیت کان پکڑے لرزاں ترساں۔ ہانپتی کانپتی نظر آنے کے بھی قابل نہیں۔

تیسرا پہلو

تیسرا واتفاقی پہلو یہ ہے کہ صرف عالمی مجلس کی لائبریری میں ردِّ قادیانیت کے فن پر ستائیس سو باون تصانیف موجود ہیں۔ جب کہ قادیانیت کی کُل کتابوں کی تعداد ہماری لائبریری میں سولہ سو چونتیس ہے۔

خلاصہ بحث

قارئین کرام و برادران اسلام! آج اس عنوان پر اس لئے یہ سطور لکھیں کہ ملعون قادیان کا دعویٰ یہ تھا کہ اس کا آنا محمد عربی کی بعثت ثانی ہے۔ جو پہلی (آپ ﷺ کے زمانہ کی) بعثت سے اقویٰ واکمل واشد ہے۔ لعنت بر پدر فرنگ کہ اس کے ملعون بچونگڑا نے کیا کہا؟ جس سے دنیا کے تمام سمندر کڑوے ہوگئے۔ آپ ﷺ کے غلاموں میں سے ایک شخص کا یہ ملعون سلطان القلمی میں مقابلہ نہیں کرسکتا۔ پوری قادیانیت مل کر امت کی قلمی کاوش کی طرف ایک نظر اٹھانے کی جرأت بھی نہیں کرپاتی۔

اگر دوسرے پہلوؤں کو سامنے رکھا جائے تو اکیلے فاروق اعظمؓ کی بائیس لاکھ مربع میل پر حکومت، ملعون قادیان کی امت اس کی نظیر لانا تو درکنار سوچنے کی بھی جرأت نہیں کرسکتی۔

مدینہ طیبہ کے ائیرپورٹ پر پانچ منٹ میں ایک جہاز اترتا اور ایک جہاز چڑھتا ہے۔ قادیان میں اتنی دیر میں گدھ بھی نہیں آتے۔ مسجد نبوی میں حج کے موقع پر ایک نماز میں سات سے دس لاکھ نمازی ہوتے ہیں اور ملعون قادیان کے جنم بھومی میں شاید سو آدمی بھی نہ ہوں گے۔ یہ بعثتِ ثانی ہے جو ہلال کے مقابلہ میں بدر کامل ہے؟ معاذ اللہ! نقل کفر، کفر نباشد۔

خدارا قادیانیوں سے درخواست ہے کہ وہ سوچیں، ہم تو اس تقابل کو بھی سوء ادبی سمجھتے ہیں۔ لیکن قادیانیوں کی بھلائی کے لئے ہمیں کس طرح تنزلی اختیار کرکے بات سمجھانا مجبوری بن گئی۔ اس کے باوجود بھی قادیانی نہیں سمجھتے تو پھر ان سے اللہ تعالیٰ ہی سمجھیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور واقعہ ہجرت

مفتی خالد محمود

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے دوست اور یارِ غار، خلیفۂ اوّل، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو عشقِ رسول کی بھٹی میں تپ کر کندن بن چکے تھے، جنہوں نے اسلام کے لئے سب کچھ قربان کر کے سب کچھ پالیا تھا اور راہِ عشق میں وفا کی نئی بنیاد ڈالی تھی، جن کے دل میں سوز و گداز کی شمع فروزاں تھی، جو ہر ایک کی مصیبت پر تڑپ اٹھتے، سوزِ دروں جنہیں ہر وقت بے قرار رکھتا۔ جنہوں نے بغیر چوں وچرا کے اپنے آقا کی تصدیق کی اور پھر اپنی تمام توانائیاں، مال و دولت اور اپنی زندگی اپنے آقا پر نچھاور کر دی، جب ہجرت کا وقت آیا تو یہ جانتے ہوئے بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنا جان کی بازی اور موت کا سودا تھا، اس سفر میں قدم قدم پر خطرات تھے مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سفر میں جس جانثاری اور خدمت کا مظاہرہ کیا وہ صرف اور صرف آپ کے ہی مقدر میں تھا، اس سفرِ ہجرت کی داستان ذیل میں واقعاتی انداز میں بیان کی گئی ہے۔

حج کا موسم ہے، دُور دراز اطراف سے پیدل اور اونٹنیوں پر سوار مختلف قبائل کے لوگ حج کے لئے آئے ہوئے ہیں، منیٰ میں حجاج کے خیمے ایستادہ ہیں، رات کا پہر ہے، لوگ اپنے اپنے کاموں سے فارغ ہو کر خیموں میں خوش گپیوں میں مصروف ہیں، کوئی اپنے سفر کی داستان سنا رہا ہے تو کوئی اپنی اونٹنی کی تعریف کر رہا ہے، کوئی اپنی قوم کے قصیدے پڑھ رہا ہے تو کوئی اپنے آباؤ اجداد کی بہادری کے ترانے گا رہا ہے۔ انہی خیموں میں ایک خیمہ ہے جس میں چھ افراد مصروف گفتگو ہیں۔ یہ چھ افراد یثرب (مدینہ منورہ) سے آئے ہوئے ہیں۔ اوس اور خزرج کے درمیان لڑائی کا تذکرہ اور پھر اس نبی کا ذکر خیر ان کی زبانوں پر ہے جس کی خبر یہود دیا کرتے تھے کہ ایک آخری نبی آنے والا ہے باتیں کرتے کرتے اچانک وہ چھ افراد خاموش ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا ایک نورانی چہرہ، پیکر حسن و جمال جس کی ہر ہر ادا سے شرافت ونجابت ظاہر ہوتی تھی، ان سے بات کرنے کا مشتاق ہے۔

یہ آنے والا شخص تمام انبیاء کا سردار تھا، یہ وہ شخص تھا جس پر کائنات کی ہر چیز دُرود بھیجتی ہے، جس کے نامِ نامی کے ساتھ لبوں پر صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مچلنے لگتے ہیں اور انہیں ادا کرتے ہوئے مٹھاس اور حلاوت سی محسوس ہوتی ہے، خلعت نبوت سے سرفراز فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج اس کے سر پر رکھا تھا، یہ بنو ہاشم کا وہ چشم و چراغ تھا جس نے باوجود مخالفت کے مکہ کے ہر فرد سے امانت وصداقت کا خراج تحسین حاصل کیا تھا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے اہم منصب پر فائز ہو کر دعوت اسلام کی تبلیغ کی اہم ذمہ داری کو نباہ رہے تھے، رات دن ایک کئے ہوئے آپ اس اہم کام کو انجام دیتے رہے، بڑی سے بڑی مصیبت اور شدید ترین مشقت و تکلیف بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اہم فریضہ سے باز نہ رکھ سکی۔ جسم نازک پر چوٹ کھائی، پھول جیسے نرم و معطر جسم پر غلاظتوں کا ڈھیر برداشت کیا مگر پوری قوت سے بلند ہونے والی صدائے حق میں کوئی کمی نہیں آنے دی۔ پتھروں کی بارش، گالیوں اور بے ہودہ گوئی کا طوفان، اپنوں کے ساتھ غیروں کی مخالفت، جاں نثاروں پر مشق ستم، کوئی چیز بھی آپ کے پائے استقلال میں معمولی سی لغزش پیدا نہ کر سکی۔ مکہ والوں سے مایوس ہوئے تو طائف کا رخ کیا، وہاں اس سے بھی زیادہ تلخ جواب ملا تو میلوں، اجتماعوں، تجارت کے مرکزوں، خرید و فروخت کے لئے مکہ میں لگنے والے بازاروں اور حج کے لئے آنے والوں کو دعوت دینا شروع کی۔ کبھی ایک قافلہ میں، کبھی کسی خیمے میں، کبھی کسی وفد کی طرف آپ کا قصد ہوتا۔ اسی معمول کے مطابق آج آپ اس خیمے کی طرف چلے آئے تھے جس میں چھ نفوس مصروف گفتگو تھے۔ آپ نے پوچھا:

''تم کس قبیلے کے ہو؟''

''قبیلہ خزرج سے۔''

"کیا آپ لوگ تھوڑی دیر کے لئے میری باتیں سنیں گے؟ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو وہ سب بول اُٹھے: "کیوں نہیں! تشریف رکھیے، ہم آپ کی بات سننا چاہتے ہیں۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دی، توحید کی طرف بلایا، شرک کی ہلاکت و تباہی بیان کر کے اس سے نفرت و بیزاری کا اظہار کیا، نیکی کی تعلیم دی، برائیوں اور گناہوں سے پرہیز بتا کر قرآن کریم کی آیات پڑھ کر سنائیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن بیان اور قرآن کریم کی حق و صداقت سے لبریز باتیں، حسن وصداقت نے مل کر ان کے دلوں کو زندہ و بیدار کر دیا۔ کلام الٰہی سن کر انہوں نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا اور آپس میں کہا: "واللہ یہ وہی نبی ہیں یہود جس کی خبر دیتے ہیں، آؤ! ان پر ایمان لے آئیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہود ہم سے سبقت کر جائیں اور ہم سے پہلے وہ ایمان لے آئیں۔"

چھ کے چھ نفوس دامن اسلام سے وابستہ ہو گئے، ان کے توسط سے مکہ کے گل سرسبز کی خوشبو مدینہ میں بھی مہکنے لگی، ہر ہر گھر میں اسلام کا چرچا ہونے لگا اور ان کے قلوب اسلام اور داعیٔ اسلام کی طرف کھنچنے لگے۔ دلوں میں شوق لقاء اور اشتیاق دید کا جذبہ مچلنے لگا۔ اگلے سال ان افراد کے ساتھ کچھ اور نفوس پر مشتمل بارہ افراد کا وفد حج کی نیت سے مکہ آیا اور یہ وفد رات کے وقت ہمہ تن شوق بن کر اسی جگہ محو انتظار ہو گیا جہاں گزشتہ سال اس ماہتاب رشد وہدایت کی دید سے آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوئی تھی اور دل و دماغ نور ہدایت سے منور ہوئے تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، نئے آنے والوں سے تعارف ہوا، دیدار حبیب سے آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں، دل شاد ہوئے اور آپ کے لئے وہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ حج سے واپسی کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مبلغ و معلم بنا کر ان کے ہمراہ کر دیا تاکہ ان کے علاوہ دیگر مدینہ کے باشندوں کے دلوں سے بھی ایمان کے سوتے پھوٹ پڑیں جو ان کی مزرعِ ہستی کو شاداب کر دیں۔

شجر اسلام کی کونپلیں مکہ مکرمہ میں نمودار ہوئیں مگر دس سال تک خون جگر سے آبیاری کرنے کے باوجود یہ برگ و بار نہ لا سکا، مکہ کی گلیوں عکاظ، مجنہ، ذوالمجاز کے میلوں میں اور طائف کے بازاروں میں بارہ سال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کا پیغام سنایا مگر آپ کی پکار کا جواب دینے والے انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے۔ کوئی قبیلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کے لئے آمادہ نہ ہوا۔ لیکن مدینہ والوں کی قسمت جاگ اُٹھی تھی، یہ سعادت ان کے حصہ میں آئی تھی۔ ایک سال میں ہی نخل اسلام مدینہ میں برگ و بار لایا اور خوب پھولا، کوئی گھر ایسا نہ تھا جہاں اسلام کی شمع نہ روشن ہوئی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ اصول سب کے سامنے واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اسباب کا محتاج نہیں، وہ اپنے دین کا کام جس سے لینا چاہے، اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ ایک قوم قبول حق سے انکار و اعراض کرے اور اس کے ساتھ تعاون سے رُوگردانی کرے تو اللہ تعالیٰ دوسری قوم پیدا کر دیں گے جو ایسی نہیں ہو گی۔ مولانا مناظر احسن گیلانی لکھتے ہیں:

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے گھرانے کے گھرانے، پورے قبیلے اور پورے پورے خاندان مسلمان ہو گئے اور جس کے دل میں نور اسلام کی روشنی پہنچی، وہ داعی اسلام بن گیا، اس کا دل اسلام کے درد اور محبت رسول کی آماج گاہ بن جاتا، دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی آہ زبان پر آتی اور وہ اپنے ساتھ دو چار کو لا کر اسلام کے دامن سے وابستہ کر دیتا۔

مدینہ والوں کے دل تڑپتے اور وہ بے قرار ہو کر بھری مجلسوں میں اظہار کرتے کہ کب تک ہمارے محبوب، ہمارے آقا، ہمارے ہادی صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے نرغے میں پھنسے رہیں گے؟ کب تک پیغام حق سنانے کے لئے مصائب جھیلتے رہیں گے؟ کب تک یہ دردناک منظر دہرایا جاتا رہے گا کہ اس قدر مصائب برداشت کرنے کے باوجود آپ کی پذیرائی نہ ہو اور آپ کی بات نہ سنی جائے۔ اپنی جان سے زیادہ عزیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اب مدینہ بلانا چاہیے۔ آپ کی خاطر ہر دشمن سے ٹکر لینے کے لئے ہم تیار ہیں۔

حج کا موسم آیا تو چار سو غیر مسلموں کے ساتھ ستر سے زائد نفوس پر مشتمل مسلمانوں کا وفد اسی مقصد کے حصول کے لئے مکہ مکرمہ پہنچا۔ ان میں سے چند افراد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور کہا کہ "ہم مدینہ والوں کا پورا وفد آپ سے ملنا چاہتا ہے، کہاں ملاقات ہو گی اور کب؟"

"ایام حج کی آخری رات کو منیٰ میں عقبہ کے نشیبی حصہ میں، لیکن اس ملاقات کا علم کسی کو نہیں ہونا چاہیے۔" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاقات کا وقت اور جگہ بتائی۔

ایام حج کی آخری رات کا تہائی حصہ گزر چکا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عقبہ کی طرف چلے، آپ

کے چچا حضرت عباس رضی اللہ جو اس وقت تک اگرچہ مسلمان نہیں ہوئے تھے مگر بھتیجے کے ساتھ تعاون کرتے تھے، ساتھ تھے۔ مدنی مسافروں کا یہ گروہ عقبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منتظر تھا۔ مسلمانوں کے اس وفد نے اپنی آمد کا مقصد بیان کیا اور اپنے دیدہ و دل فرشِ راہ کرتے ہوئے مدینہ چلنے کی دعوت دی، اس موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سب سے زیادہ عزت واحترام والے ہیں، ہم نے ان کی پوری حمایت کی ہے، تم انہیں اپنے یہاں لے جانا چاہتے ہو، یاد رکھو یہ تمام عرب کو عداوت و دشمنی کی دعوت دینا ہے، وہ سب متحد ہو کر تم پر چل پڑیں گے۔ اگر تم جنگی بصیرت اور استعداد رکھتے ہو اور ان کی پوری حفاظت کر سکتے ہو اور مرتے دم تک ان کے لئے سینہ سپر رہ سکتے ہو تو کوئی عہد و پیمان کرو ورنہ ابھی انہیں آزاد چھوڑ دو۔"

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی تقریر غور سے سننے کے بعد انصار مدینہؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ کچھ ارشاد فرمائیے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی آیات پڑھ کر سنائیں، اسلام کی رغبت دلائی اور اللہ کی طرف بلایا اور فرمایا: "تم اچھے اور برے ہر حال میں میری اطاعت کرو گے اور حکم مانو گے، خوشی اور تنگی ہر حال میں مال خرچ کرو گے، نیکی کا حکم دو گے، برائی سے روکو گے، جب میں تمہارے یہاں آؤں تو ہر اس چیز سے میری حفاظت کرو گے جس سے اپنے بال بچوں اور اپنی جان کی حفاظت کرتے ہو۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی تو انصارؓ نے سوال کر دیا: "اس کے صلہ میں ہمیں کیا ملے گا؟"

"جنت"

اس پر سب بیعت کے لئے تیار ہو گئے۔

وفورِ محبت میں خدشات بھی سر ابھارتے ہیں اور طرح طرح کے وساوس دل میں آتے ہیں کہ شاید محبوب کا یہ ساتھ دائمی نہ ہو اور کسی وقت جدائی ہو جائے جب کہ ایک لمحہ کے لئے بھی محبوب کی جدائی گوارا نہیں۔ یہی خدشہ ابوالہیثم کے دل میں پیدا ہوا تو بڑی سادگی سے پوچھا: "یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسا تو نہیں ہوگا کہ جب آپ کو فتح و نصرت حاصل ہو جائے تو آپ ہمیں چھوڑ دیں؟"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سادگی پر مسکرائے اور فرمایا: "نہیں! اب میرا مرنا اور جینا تمہارے ساتھ ہے، میں تمہارا ہوں اور تم میرے ہو، جس سے تمہاری جنگ ہے اس سے میری جنگ اور جس سے تمہاری صلح اس سے میری صلح۔"

یہ جواب سن کر انصار مدینہؓ کے دلوں کی کلیاں کھل اٹھیں، وفورِ مسرت سے ان کے چہرے دمکنے لگے، ان کی جاں نثاری کا اس سے بڑھ کر اعتراف اور اس سے بڑھ کر صلہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ کے حبیب، انبیاء کے سردار، خاتم الانبیاء حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔ "میں تمہارا اور تم میرے ہو" بڑھ کر انصار مدینہ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت شروع کی تو سعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تھام لیا اور اپنے بھائیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے:

"ٹھہرو! تمہیں معلوم ہے کہ تم کس چیز پر بیعت کر رہے ہو؟ یاد رکھو! یہ سارے عرب سے دشمنی مول لینے پر بیعت ہے، یہ جن وانس اور عرب وعجم کی جنگ پر بیعت ہے۔ اس کے نتیجے میں تمہارے نوجوان قتل ہوں گے، تلواریں تمہارا خون چاٹیں گی۔ اپنے اندر ان سب کو برداشت کرنے کی ہمت پاتے ہو تو بیعت کر لو۔ اس وقت معذرت کر دینا زیادہ بہتر ہے۔"

"سعد! ہمیں معلوم ہے کہ ہم کس چیز پر بیعت کر رہے ہیں، ہمیں نہ روکئے، ہم اپنی جان پر کھیل کر بھی آپ کی حفاظت کریں گے، اپنی جان ومال کے خوف سے اس بیعت کو چھوڑ نہیں سکتے۔"

یہ کہہ کر سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ نقیب مقرر کئے، اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ ہجرت کا سلسلہ شروع ہوا اور چند مسلمان مدینہ منورہ خفیہ طور پر ہجرت کر گئے۔ اس کے بعد تو ہجرت کا سلسلہ دراز ہوتا چلا گیا۔

اس موقع پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مدینۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اجازت نہیں دی اور ٹالتے ہوئے اشارہ کر دیا کہ تم میرے ساتھ ہجرت کرو گے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس ساعتِ سعید کا انتظار کرنے لگے جب اس مبارک سفر میں فخر الرسل، امام الانبیاء، محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب ہوگی۔

☆......☆......☆

دارالندوہ کے باہر سخت پہرہ ہے، کسی کو قریب جانے کی اجازت نہیں، اندر بڑے بڑے سرداران قبائل جمع ہیں۔ شاید شیوخ قبائل کا اتنا بڑا مجمع آج تک یہاں نہ ہوا ہو۔ سب کے چہروں پر

سوچ وفکر کی گہری لکیریں ہیں، سب ذمہ داری کا شدید احساس لئے ہوئے بیٹھے تھے، ان میں نجدی بوڑھا بھی تھا۔ ایک شخص اٹھ کر کہتا ہے: ’’آپ کو معلوم ہے آج ہم کس لئے جمع ہوئے ہیں؟ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھی ہمارے لئے دردسر بنے ہوئے ہیں، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تمام ساتھی مدینہ جاچکے ہیں، ان کو وہاں پناہ مل چکی ہے، انہوں نے پہلے ہمارے معبودوں کے خلاف مہم چلائی، ہمارے گھروں میں تفرقہ ڈالا، اب پورا شہر خالی ہوچکا ہے، ہمارے گھر ویران ہوچکے ہیں، مسلمانوں کا حوصلہ بڑھتا جارہا ہے، اس کا سدباب ہونا چاہیے۔ اور اب ان کے قائد بھی کچھ دنوں میں یہاں سے ہجرت کر کے چلے جائیں گے اور ہمارے لئے مزید مشکلات پیدا ہوجائیں گی۔‘‘

اس مسئلہ پر بحث ہوتی رہی اور سب اس پر متفق ہوگئے کہ جب تک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم میں موجود ہیں، ہماری کوئی تدبیر کارگر ثابت نہیں ہو سکتی، اس لئے پہلے ان کے بارے میں کچھ فیصلہ کرنا چاہیے، اس کے بعد ان کے ماننے والوں کے بارے میں کچھ سوچا جائے گا۔ اس تدبیر پر اتفاق رائے کے بعد یہ مسئلہ زیر بحث آیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قصہ کس طرح پاک کیا جائے؟ تو ایک شخص نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا:

’’محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیڑیاں پہنا کر کسی تاریک ایک کوٹھڑی میں قید کردیا جائے جہاں سے جیتے جی نکل نہ سکیں۔‘‘

شیخ نجد نے اس تجویز کو رد کرتے ہوئے کہا: ’’نہیں! یہ تجویز درست نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قید ہونے کی خبر چھپی نہ رہ سکے گی اور مسلمان ان کو چھڑانے کے لئے جان پر کھیل جائیں گے۔‘‘

دوسرے نے اٹھ کر کہا: ’’محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک سرکش اونٹ پر بٹھا کر شہر سے نکال دیا جائے، ہماری بلا سے وہ کہیں بھی جائے، مرے یا جیے مگر ہمیں اس سے نجات مل جائے گی۔‘‘

’’یہ بھی ٹھیک نہیں، کیا تم نے ان کی باتیں نہیں سنیں، ان کے اخلاق نہیں دیکھے، ان کی باتوں میں جادو ہے، وہ اپنے اخلاق سے ہر ایک کو اپنا گرویدہ بنالیتے ہیں، ہم نے انہیں نکال دیا تو بہت سے لوگ ان کے ساتھ ہوجائیں گے اور وہ پوری فوج تیار کر کے تم پر حملہ آور ہوں گے۔‘‘

اس تجویز کو بھی شیخ نجد نے ٹھکرادیا۔ سب خاموش ہوگئے، سب نئی تجویز سوچ رہے تھے، وہ آج حتمی اور آخری فیصلہ کرنا چاہتے تھے، ہر شخص اپنے اپنے طور پر سوچ رہا تھا، نجدی شیخ کے اعتراضات نے سب کو محتاط بنادیا تھا اور وہ سوچ رہے تھے کہ بہت ہی سوچ سمجھ کر منہ سے بات نکالنی چاہیے۔ ابھی سب اپنی اپنی سوچ میں غلطاں تھے کہ ابوجہل کی آنکھیں کسی شیطانی خیال سے چمک اٹھیں اور پیشانی فرط مسرت سے کھل اٹھی اور وہ بول پڑا: ’’میرے پاس ایک تجویز ہے۔‘‘

’’جلدی بتاؤ وہ تجویز کیا ہے؟ تم ہمارے سردار ہو، تم نے کوئی بہتر تجویز سوچی ہوگی۔‘‘

سب بول اٹھے، تجویز سننے کے لئے وہ بے قرار ہورہے تھے:

’’محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کردیا جائے۔‘‘

’’کیا! قتل کردیا جائے؟ بنو ہاشم تو اس پر کبھی خاموش نہیں رہیں گے، وہ قصاص لیں گے اور سب مسلمان بھی ان کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اس طرح ہمارے اپنے خاندانوں میں لڑائی چھڑ جائے گی۔‘‘

ایک شخص نے اعتراض کیا تو ابوجہل نے تیز لہجے میں کہا: ’’پہلے پوری بات سنو، پھر اعتراض کرنا۔ میرے سامنے بھی یہ مسئلہ ہے مگر اس کا حل میں نے یہ سوچا ہے کہ تمام قبیلوں کا ایک ایک نوجوان جو تلوار چلانے میں ماہر ہو، منتخب کیا جائے اور جب رات کے پچھلے پہر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) گھر سے نکلیں تو سب بیک وقت ان پر حملہ کردیں، اس طرح سارے قبائل اس میں شریک ہوجائیں گے، بنو ہاشم سب قبیلوں سے نہیں لڑ سکیں گے اور ہم انہیں خون بہا لینے پر مجبور کردیں گے۔‘‘

تجویز اس قدر معقول تھی کہ سب خوشی سے جھوم اٹھے، شیخ نجد نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا اور ان جوانوں کا انتخاب کیا جانے لگا جنہوں نے یہ کام انجام دینا تھا۔

ادھر یہ فیصلہ ہورہا تھا اور اسے انتہائی خفیہ رکھا گیا تاکہ کسی کو اس کی خبر نہ ہو اور منصوبے کی تکمیل سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ چھوڑ کر نہ جاسکیں۔ کفار مکہ شاید حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا انسان سمجھتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً انسان تھے مگر عام انسان کی طرح نہیں بلکہ وہ انسان کامل تھے۔ بشریت کے سب سے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ وہ اللہ کے بندے تھے مگر اللہ سے ان کا مستقل رابطہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مہبط وحی تھے۔ یہ فیصلہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی تدبیر سے آگاہ فرمادیا: ’’یاد کرو وہ وقت جب کافر آپ کے بارے میں تدبیریں کررہے تھے تاکہ آپ کو قتل کر ڈالیں یا آپ کو جلاوطن کردیں، وہ اپنی تدبیریں کررہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کررہا تھا۔ اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔‘‘ (سورۃ الانفال) (جاری ہے)

معمارانِ قوم کی تربیت... کچھ اہم پہلو

ڈاکٹر عبدالغنی نظامی

اولاد اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک قیمتی نعمت ہے۔ سورۂ شوریٰ کی ایک آیت کا مفہوم ہے: ’’آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے یا انہیں ملا جلا کر دیتا ہے، بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔‘‘

بچوں کی پیدائش کے ذریعے اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کی بقا کا سامان فراہم کیا ہے، تاکہ نسل انسانی تا قیامت قائم رہے۔ پرانے انسان اس دنیائے فانی سے کوچ کر جاتے ہیں اور نئے انسان ان کی جگہ ذمے داریوں کو سنبھالتے جاتے ہیں، یعنی آج کے بچے کل کے معمار ہیں۔ بچے دین فطرت پر پیدا ہوتے ہیں، یعنی ہر بچہ پیدائشی طور پر مسلمان ہوتا ہے اور حق کو قبول کرنے کی صلاحیت بڑوں کے مقابلے میں زیادہ رکھتا ہے۔ بچے نرم مٹی کی طرح ہوتے ہیں، والدین کی اولین ذمے داری ہے کہ وہ انہیں بچپن ہی سے اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ کیوں کہ جیسی تربیت وہ انہیں بچپن میں دیں گے اس کا پھل بڑھاپے میں کھائیں گے۔

تربیت دو قسم کی ہوتی ہے، ظاہری تربیت اور باطنی تربیت۔ ظاہری اعتبار سے تربیت میں اولاد کی ظاہری وضع قطع، لباس، کھانے، پینے، نشست و برخاست، میل جول، اس کے دوست واحباب اور تعلقات ومشاغل کو نظر میں رکھنا، اس کے تعلیمی کوائف کی جاں کاری اور بلوغت کے بعد ان کے ذرائع معاش کی نگرانی وغیرہ امور شامل ہیں۔ یہ تمام امور اولاد کی ظاہری تربیت میں داخل ہیں، جب کہ باطنی تربیت سے مراد ان کے عقیدہ اور اخلاق کی اصلاح ودرستی ہے۔ اولاد کی ظاہری اور باطنی دونوں قسم کی تربیت والدین کے ذمہ فرض ہے، ماں باپ کے دل میں اپنی اولاد کے لئے بے حد رحمت وشفقت کا فطری جذبہ اور احساس پایا جاتا ہے۔

یہی پدری و مادری فطری جذبات و احساسات ہی ہیں جو بچوں کی دیکھ بھال، تربیت اور ان کی ضروریات کی کفالت پر انہیں ابھارتے ہیں۔ ماں باپ کے دل میں یہ جذبات راسخ ہوں اور ساتھ ساتھ اپنی دینی ذمہ داریوں کا بھی احساس ہو تو وہ اپنے فرائض اور ذمہ داریاں احسن طریقے سے اخلاص کے ساتھ پوری کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اولاد کی تربیت کے بارے میں واضح ارشادات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ’’اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔‘‘

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر وتشریح میں فرمایا: ’’علموھم واَدِّبوھم‘‘ ’’ان (اپنی اولاد) کو تعلیم دو اور ان کو ادب سکھاؤ۔‘‘

فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنے بیوی بچوں کو فرائض شرعیہ اور حلال وحرام کے احکام کی تعلیم دے اور اس پر عمل کرانے کے لئے کوشش کرے۔ اولاد کی تربیت کی اہمیت کا اندازہ ان احادیث سے بھی ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی باپ اپنی اولاد کو اس سے بہتر عطیہ نہیں دے سکتا کہ اس کو اچھے آداب سکھا دے۔ (بخاری:۱/۲۲۲)

یعنی اچھی تربیت کرنا اور اچھے آداب سکھانا اولاد کے لئے سب سے بہترین عطیہ ہے۔

ترجمہ: ’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اولاد کے کیا حقوق ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’وہ یہ ہے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اس کی اچھی تربیت کرے۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ انسان جن کا ذمہ دار اور رکھوالا ہے، انہیں ضائع کر دے، ان کی تربیت نہ کرے۔‘‘

یہ بھی ضائع کرنا ہے کہ بچوں کو یونہی چھوڑ دینا کہ وہ بھٹکتے پھریں، صحیح راستہ سے ہٹ جائیں، ان کے عقائد واخلاق برباد ہوجائیں۔ نیز اسلام کی نظر میں ناواقفیت کوئی عذر نہیں ہے، بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں جن امور کا جاننا ضروری ہے، اس میں کوتاہی کرنا قیامت کی بازپرس سے نہیں بچاسکتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

’’اپنی اولاد کو ادب سکھلاؤ، قیامت والے دن تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اسے کیا ادب سکھلایا؟ اور کس علم کی تعلیم دی؟‘‘

(شعب الایمان للبیہقی)

بچوں کی حوصلہ افزائی:

بچہ نرم گیلی مٹی کی طرح ہوتا ہے، ہم اس سے جس طرح پیش آئیں گے، اس کی شکل ویسی ہی بن جائے گی۔ بچہ اگر کوئی اچھا کام کرے تو اس کی حوصلہ افزائی کے لئے اس کی تعریف سے دریغ نہیں کرنا چاہئے اور اس پر اسے شاباش اور کوئی ایسا تحفہ وغیرہ دینا چاہئے جس سے بچہ خوش ہو جائے اور آئندہ بھی اچھے کام کا جذبہ اور شوق اس کے دل میں پیدا ہوجائے۔

بچوں کی غلطی پر تنبیہ کا مثبت انداز:

بچوں کو کسی غلط کام پر بار بار اور مسلسل ٹوکنا ان کی طبیعت میں غلط چیز راسخ ہونے سے حفاظت کا سبب بنتا ہے، جس سے اگر غفلت نہ برتی گئی تو اس میں شک نہیں کہ بچوں اور بچیوں میں غلط افکار جڑ پکڑنے سے پہلے کامل طریقہ سے ان کی بیخ کنی ہوگی۔ بچے سے خطا ہو جانا کوئی اچھنبے کی بات نہیں ہے، غلطی تو بڑوں سے بھی ہو جاتی ہے۔ ماحول کا بچوں پر اثر ہوتا ہے، ممکن ہے کہ غلط ماحول کی وجہ سے بچہ کوئی غلطی کر بیٹھے تو اس صورت حال کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے کہ بچے سے غلطی کس سبب سے ہوئی؟ اسی اعتبار سے اسے سمجھایا جائے۔ تربیت میں میانہ روی اور اعتدال کا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ مربی کو اس بات سے باخبر ہونا چاہئے کہ اس وقت بچہ کے لئے نصیحت کارگر ہے یا سزا؟ تو جہاں جس قدر سختی اور نرمی کی ضرورت ہو اسی قدر کی جائے۔ بہت زیادہ سختی اور بہت زیادہ نرمی بھی بعض اوقات بگاڑ کا سبب بنتی ہے۔

تربیت میں تدریجی انداز اختیار کرنا چاہئے، چناں چہ غلطی پر تنبیہ کی ترتیب یوں ہونی چاہئے، سمجھانا، ڈانٹ ڈپٹ مار کے علاوہ کوئی سزا دینا، مارنا، قطع تعلق کرنا۔ یعنی غلطی ہو جانے پر بچوں کی تربیت حکمت کے ساتھ کی جائے۔ اگر پہلی مرتبہ غلطی ہو تو اولاً اسے اشاروں اور کنایوں سے سمجھایا جائے، صراحۃ برائی کا ذکر کرنا ضروری نہیں۔ اگر بچہ بار بار ایک ہی غلطی کرتا ہے تو اس کے دل میں یہ بات بٹھائیں کہ اگر دوبارہ ایسا کیا تو اس کے ساتھ سختی برتی جائے گی، اس وقت بھی ڈانٹ ڈپٹ کی ضرورت نہیں ہے، نصیحت اور پیار سے اسے غلطی کا احساس دلایا جائے۔ پیار ومحبت سے بچوں کی تربیت واصلاح کا ایک واقعہ حضرت عمر بن ابی سلمہ سے منقول ہے، فرماتے ہیں، میں بچپن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر تربیت اور زیر کفالت تھا، میرا ہاتھ کھانے کے برتن میں ادھر ادھر گھوم رہا تھا، یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

’’اے لڑکے! اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھانا شروع کرو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنی طرف سے کھاؤ۔‘‘

اگر نصیحت اور آرام سے سمجھانے کے بعد بھی بچہ غلطی کرے تو اسے تنہائی میں ڈانٹا جائے اور اس کام کی برائی بتائی جائے اور آئندہ ایسا نہ کرنے کو کہا جائے۔ پھر بھی اگر باز نہ آئے تو تھوڑی پٹائی بھی کی جاسکتی ہے۔ تربیت کے یہ طریقے نوعمر بچوں کے لئے ہیں، لیکن بلوغت کے بعد تربیت کے طریقے مختلف ہیں، اگر اس وقت نصیحت سے نہ سمجھے تو جب تک وہ اپنی برائی سے باز نہ آئے اس سے قطع تعلق بھی کیا جاسکتا ہے، جو

ضلع اوکاڑہ میں اکابرین ختم نبوت کے خطاب

اوکاڑہ.... گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین اوکاڑہ ضلع میں تشریف لائے اور مختلف مقامات پر خطاب کیا۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے چکمرا جامعہ حسینیہ میں، مولانا عتیق الرحمن نے دیپالپور جامع مسجد گلزار مدینہ میں، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرزاق نے جامع مسجد قاری نورالحسن رحیمی کے ہاں بیان کیا۔ اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے مسجد مدرسہ محمودیہ تعلیم القرآن میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا، یوں شہر کے چاروں کونوں میں ختم نبوت کی صدائیں گونج اٹھیں۔ علماء کرام نے اپنے بیانات میں کہا کہ جب تک جسم میں جان باقی ہے، ختم نبوت کی تحریک جاری وساری رہے گی۔

شرعاً درست ہے اور کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثابت ہے۔ حضرت عبداللہ بن مغفل کے ایک رشتہ دار تھے، جو ابھی بالغ نہ ہوئے تھے، انہوں نے کنکر پھینکا تو حضرت عبداللہ نے منع کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر مارنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: ''اس سے کوئی جانور شکار نہیں ہوسکتا۔'' اس نے پھر کنکر پھینکا تو انہوں نے غصہ سے فرمایا کہ میں ''تمہیں بتلا رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور تم پھر دوبارہ ایسا ہی کر رہے ہو؟ میں تم سے ہرگز بات نہیں کروں گا۔''

بچوں کو ڈانٹنے اور مارنے کی حدود:

بچوں کی تربیت کے لئے ماں باپ یا استاد کا انہیں تھوڑا بہت ہلکا پھلکا مارنا نہ صرف یہ کہ جائز ہے، بلکہ بعض اوقات ضروری ہو جاتا ہے۔ اس معاملہ میں افراط وتفریط کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ غصہ میں بے قابو ہوجانا اور حد سے زیادہ مارنا یا بچوں کے مارنے ہی کو غلط سمجھنا دونوں باتیں غلط ہیں۔ پہلی صورت میں افراط ہے اور دوسری میں تفریط ہے۔ اعتدال کا راستہ وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں بیان فرمایا کہ: ''اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو، جب کہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور ان کو نماز نہ پڑھنے پر مارو، جب کہ وہ دس سال کے ہو جائیں۔'' (مشکوٰۃ)

اس حدیث سے مناسب موقع پر حسب ضرورت مارنے کی اجازت معلوم ہوتی ہے۔ مارنے میں اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ اس حد تک نہ مارا جائے کہ جسم پر مار کا نشان پڑ جائے۔ نیز جس وقت غصہ آ رہا ہو، اس وقت بھی نہ مارا جائے، بلکہ بعد میں جب غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو اس وقت مصنوعی غصہ ظاہر کر کے مارا جائے، کیوں کہ طبعی غصہ کے وقت مارنے میں حد سے تجاوز کر جانے کا خطرہ ہوتا ہے اور مصنوعی غصہ میں یہ خطرہ نہیں ہوتا، مقصد بھی حاصل ہو جاتا ہے اور تجاوز بھی نہیں ہوتا۔

لڑکوں کو لڑکیوں پر ترجیح دینا گناہ ہے:

اولاد اللہ تعالیٰ کی بیش بہا نعمت اور تحفہ ہے، خواہ لڑکا ہو یا لڑکی۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے بچوں پر رحم وشفقت کے معاملہ میں مذکر ومؤنث میں کوئی تفریق نہیں ہے۔ جو والدین لڑکے کی بہ نسبت لڑکی سے امتیازی سلوک کرتے ہیں، وہ جاہلیت کی پرانی برائی میں مبتلا ہیں، اس طرح کی سوچ اور عمل کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے؛ بلکہ دینی اعتبار سے تو اس پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ لڑکی کو کم تر سمجھنے والا درحقیقت اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے سے ناخوشی کا اظہار کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے لڑکی دے کر کیا ہے، ایسے آدمی کو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ تو کیا، پوری دنیا بھی مل کر اللہ تعالیٰ کے اس اٹل فیصلہ کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ یہ درحقیقت زمانۂ جاہلیت کی فرسودہ اور قبیح سوچ ہے، جس کو ختم کرنے کے لئے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین اور تربیت کرنے والوں کو لڑکیوں کے ساتھ اچھے برتاؤ اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے کی بار بار نصیحت کی۔

اولاد کے درمیان برابری اور عدل:

ابوداؤد شریف میں حضرت نعمان بن بشیر کی حدیث ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی اولاد کے درمیان برابری کرو، اپنی اولاد کے درمیان برابری کرو، اپنی اولاد کے درمیان برابری کرو۔'' (ابوداؤد:۲/۴۴۱)

مطلب یہ ہے کہ ظاہری تقسیم کے اعتبار سے سب بچوں میں برابری کرنی چاہئے، کیوں کہ اگر برابری نہ ہو تو بچوں کی دل شکنی ہوتی ہے۔ ہاں! فطری طور پر کسی بچے سے دلی طور پر زیادہ محبت ہو تو اس پر کوئی پکڑ نہیں، بشرطیکہ ظاہری طور پر برابر رکھے۔ حدیث میں تین بار مکرر برابری کی تاکید آئی ہے، جو اس کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہے، یعنی اولاد کے درمیان برابری کرنا واجب ہے اور برابری نہ کرنا ظلم شمار ہوگا، جب کہ اس کا خیال نہ رکھنا اولاد میں احساس کم تری اور باغیانہ سوچ کو جنم دیتا ہے، جس کے بعد بھیانک نتائج سامنے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمان والدین کو اپنی اولاد سے متعلق ذمہ داریاں احسن طریقہ سے نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆..................☆☆

اظہارِ تعزیت

اوکاڑہ (مولانا عبدالرزاق) گزشتہ دنوں سیّد رمضان شاہ صاحب، شیخ محمد اسلم صاحب اوکاڑہ جبکہ مولانا عبداللطیف بیدیاں (قصور)، حکیم الدین چونیاں ضلع قصور، قاری شفقت عباس کے بھائی رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ قصور کے مبلغ کارکنان کے ہمراہ جنازہ میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب مرحومین کی مغفرت فرمائے، لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ

ظہورِ مہدی علیہ الرضوان.... احادیث کی روشنی میں

قسط:۴

تالیف:... شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی قدس سرہ

ضروری وضاحت:

’’ابدال‘‘ بدل کی جمع ہے۔ ابدال اولیائے کرام کی اس جماعت کو کہتے ہیں جن کا بدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہتا ہے۔ دنیا اُن کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ ایک کی وفات ہوتی ہے اور دوسرا اُس کی جگہ آجاتا ہے۔ تبادلہ کے اسی غیر منقطع سلسلہ کی بناپر اُنہیں ابدال کہاجاتا ہے۔ابدال کے بارے میں امام سخاویؒ نے ’’مقاصد حسنہ‘‘ میں طویل کلام کیا ہے۔اسی طرح امام سیوطیؒ نے’’اللآلی المصنوعۃ‘‘میں مبسوط بحث کی ہے۔علاوہ ازیں ایک مستقل رسالہ بھی اس موضوع پر لکھا ہے جواُن کے فتاویٰ’’الحاوی‘‘میں شامل ہے۔ابدال سے متعلق اگر چہ اکثر روایتیں غیر معتبر اور بے اصل ہیں، لیکن بلاشبہ بعض روایتیں صحیح بھی ہیں، چنانچہ پیشِ نظر روایت صحیح ہے اور اس میں بصراحت ابدال کا ذکر موجود ہے، اس لئے جن لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو سرے سے باطل قرار دیا ہے، اُن کا قول صحت سے بعید ہے۔

۱۲:-’’ابواسحاق السبیعیؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے برخوردار حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہوئے کہا: میرا یہ بیٹا سید ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سید سے نامزد کیا ہے، اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا، اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے (یعنی اس کا نام محمد ہوگا) سیرت و اخلاق میں (میرے بیٹے) حسنؓ کے مشابہ ہوگا اور شکل وصورت میں اس کے مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ یہ شخص زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔‘‘ (ابوداؤد، ج:۲،ص:۵۸۹)

تنبیہ:

’’یشبہہٗ فی الخُلق ولایشبہہٗ فی الخَلق‘‘ کا ترجمہ بعض حضرات نے یہ کیا ہے کہ وہ سیرت واخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے اور شکل وصورت میں مشابہ نہیں ہوں گے۔ اس ترجمہ میں ’’یشبہہٗ‘‘ کی ضمیر مفعول کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب راجع کیا ہے، لیکن میرے نزدیک ترجمہ درست نہیں ہے، کیونکہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ خلیفۂ مہدیؒ شکل وصورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔اس لئے اس حدیث کے پیش نظر مفعول کی ضمیر کا مرجع بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسن رضی اللہ عنہ ہی ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳:- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے ایک شخص (مہدیؒ) سے رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل (۳۱۳) افراد بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئیں گے، (بیعت خلافت کی خبر مشہور ہوجانے پر) اس خلیفہ سے جنگ کے لئے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا، یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ مدینہ کے درمیان) بیداء میں پہنچے گا، زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک قریشی النسل جس کی ننہیال کلب میں ہوگی (مراد سفیانی) چڑھائی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے بھی شکست دے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت کہاجائے گا آج کے دن وہ شخص خسارے میں رہا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔‘‘

۱۴:-’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محروم وہ شخص ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا، اگر چہ ایک عقال ہی کیوں نہ ہو، اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ کلب کی عورتیں (بحیثیت

لونڈی کے) دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں گی، یہاں تک کہ (ان میں سے) ایک عورت پنڈلی ٹوٹی ہونے کی بنا پر واپس کردی جائے گی۔‘‘

مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفۂ مہدیؒ کے زیرِ قیادت سفیانی لشکر سے جس میں غالب اکثریت قبیلۂ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی، جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطور غنیمت حاصل نہیں کرسکے گا، خواہ وہ مال مثل عقال کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو، وہ دین ودنیا دونوں ہی کے اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مالِ غنیمت بھی حاصل نہ کرسکا، بعدازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفۂ مہدیؒ کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ اُن کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔‘‘

۱۵:-’’عبیداللہ بن القبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے، میں بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا، ان دونوں حضرات نے حضرت ام المؤمنینؓ سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا: جو زمین میں دھنسادیا جائے گا، یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبدالملک بن مروان بن الحکم نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے جواب میں فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک پناہ لینے والا حرم کعبہ میں پناہ گزیں ہوگا، تو اس پر ایک لشکر حملہ کے لئے چلے گا اور جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: بعض وہ لوگ جو مجبوراً اُن کے ہمراہ ہوگئے ہوں گے (آخر وہ کس جرم میں) دھنسا دیے جائیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیے جائیں گے، البتہ قیامت کے دن اُن کی نیت وارادہ کے مطابق ان کا حشر ہوگا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تاکید کے دوبارہ فرمایا: پناہ لینے والا پناہ لے گا۔‘‘

۱۶:-’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دنیا کے) روز وشب ختم نہ ہوں گے، یہاں تک کہ میرے اہل بیتؓ سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی (یعنی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا) جو زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا، جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔‘‘

۱۷:-’’حضرت ابوہریرہؓ حضرت ابوقتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص (مہدیؒ) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) کی جائے گی اور بیت اللہ کی حرمت وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامال ہوگی تو اس وقت اہل عرب کی ہمہ گیر ہلاکت ہوگی، بعدازاں حبشی قوم چڑھائی کرے گی اور کعبۃ اللہ کو بالکل ویران کردے گی، اس ویرانی کے بعد یہ کبھی آباد نہ ہوگا، یہی حبشی اس کا (مدفون) خزانہ نکال کرلے جائیں گے۔‘‘

۱۸:-’’حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: وہ وقت قریب ہے جب کہ عراق والوں کے پاس روپے اور غلے آنے پر پابندی لگادی جائے گی۔ حضرت جابرؓ سے پوچھا گیا: یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا: عجمیوں کی جانب سے، پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا: وہ وقت قریب ہے جب کہ اہل شام پر بھی یہ پابندی عائد کردی جائے گی۔ پوچھا گیا: یہ رکاوٹ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا: اہل روم کی جانب سے۔ پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفۂ مہدیؒ) جو لوگوں کو (اموال) لپ بھربھر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے! یقیناً (اسلام) اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا، یقیناً سارا ایمان مدینے کی طرف لوٹے گا، جس طرح کہ ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی، حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی بنا پر نکل جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو وہاں آباد کردے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ (فلاں جگہ) ارزانی اور باغ وزراعت کی فراوانی ہے تو (مدینہ کو چھوڑکر) وہاں چلے جائیں گے، حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا، کاش! کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔‘‘ (جاری ہے)

چھٹا سالانہ کُل کراچی

بین المدارس تقریری مقابلہ

دوسری قسط

ضبط وترتیب: مولانا محمد شعیب کمال

جامعۃ السعید پی ای سی ایچ ایس سوسائٹی میں جمشید ٹاؤن کے مدارس کے طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔جس میں جامعہ اسلامیہ درویشیہ ، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، مدرسہ معہد الخلیل الاسلامی، جامعہ تعلیم القرآن والسنہ، جامعہ مدرسہ عربیہ اویس قرنی، مدرسہ تعلیم القرآن، جامعہ عثمانیہ بہادر آباد اور جامعۃ السعید کے ۹ طلبا نے شرکت کی۔جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی سعید احمد اوکاڑوی صاحب تھے۔منصفین کے فرائض مفتی محمد عثمان یحییٰ، مفتی لائق احمد اور مولانا مسعودالرحمٰن چترالی نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا صہیب عبداللہ، مفتی محمد الیاس، قاری سیف الرحمٰن، مولانا محمد طیب عثمانی، مولانا سرفراز، مولانا نعمت اللہ، مولانا محمد قاسم، مفتی زبیری محمدی اور مولانا محمد سعد سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض مفتی محمد بلال اور مولانا محمد قاسم رفیع نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مفتی محمد مصعب سعید تھے۔ محمد طلحہ کرنالوی نے پہلی، عبدالماجد نے دوسری جبکہ اسد اللہ بن محمد اقبال نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات جمشید ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا بلال نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

دوسرا مرحلہ:

دوسرے مرحلے میں ضلعی بنیاد پر کراچی کے کل چھ مقامات پر تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔جن میں ٹاؤن کی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا نے شرکت کی۔جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ میں ضلع غربی کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔جس میں اورنگی ٹاؤن، سائٹ ٹاؤن اور بلدیہ ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا شریک ہوئے۔ جہاں جامعہ انوار القرآن (بلدیہ)، جامعہ اشرفیہ امدادیہ (میٹروول سائٹ)، جامعہ مصعب بن عمیر (اورنگی)، جامعہ معہد القرآن (پرانا گولیمار)، جامعہ عثمانیہ (بھٹو کالونی)، جامعہ ندوۃ العلم (بلدیہ)، جامعہ اسلامیہ واحدیہ (فقیر کالونی)، جامعہ تعلیم القرآن (خیر آباد) اور جامعہ عثمانیہ (یوسف گوٹھ) کے کل ۹ طلبا شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی جامعہ بنوریہ کے استاذ الحدیث اور ناظم تعلیمات حضرت مولانا عبدالحمید تھے۔ جبکہ میزبان جامعہ کے استاذ مولانا ساجد اللہ تھے۔منصفین کے فرائض مدرسہ فاطمۃ الزہراء للبنات نیول کالونی کے مہتمم مولانا پروفیسر عبدالودود، جامعہ عربیہ ملیر کے مہتمم مولانا قاضی غیب الرحمٰن اور جامعہ عثمانیہ احیاء العلوم کے استاذ مولانا سعید الرحمٰن نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا عثمان شاکر نے کی۔ جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ سے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد اسحاق بن اختر گل نے پہلی، جامعہ ندوۃ العلم سے درجہ خامسہ کے طالب علم محمد شکیل بن عبدالرحمٰن نے دوسری جبکہ مدرسہ انوارالقرآن سے درجہ سادسہ کے طالب علم امیر معاویہ بن عبداللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع غربی کے کارکنان اور جامعہ بنوریہ کے طلبا نے جامعہ کے استاذ مولانا ساجد اللہ اور ضلع غربی کے ذمہ دار مولانا محمد شعیب کمال کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

ادارہ معارف القرآن ایوب گوٹھ میں ضلع وسطی کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔جس میں نارتھ کراچی ٹاؤن، نارتھ ناظم آباد ٹاؤن اور گڈاپ ٹاؤن کے مقابلوں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا شریک ہوئے۔ جہاں جامعۃ الرشید، مدینۃ العلوم، بیت العلوم گرم چشمہ، جامعہ دارالعلوم امیر حمزہ، جامعہ رحمانیہ، مدرسہ یاسین القرآن، جامعہ معاذ بن جبل اور جامعہ صدیقیہ نور خان گوٹھ کے کل ۹ طلبا شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ تھے۔ جبکہ میزبان ادارۃ المعارف کے مدیر حضرت مولانا عبدالوحید کشمیری تھے۔

منصفین کے فرائض جامعہ عربیہ ملیر کے استاذ مولانا محمد موسیٰ خان، مولانا سعد اور گلشن عمر کے استاذ مفتی شفیع چترالی نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا شاکر اللہ نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مفتی نصر اللہ، قاری ظفر اقبال، مفتی عرفان نذیر، مفتی محمد، مفتی عرفان شاہ، مفتی زبیر، مولانا اویس، مولانا سلمان، مولانا عبدالحلیم شاہ، مولانا سعید الرحمٰن اور مولانا عبدالوہاب سمیت دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ دارالعلوم امیر حمزہ سے درجہ ثالثہ کے ابوقحافہ بن محمد طیب نے پہلی، مدینۃ العلوم سے درجہ رابعہ کے ضیاء الرحمٰن بن محمد اکبر نے دوسری جبکہ جامعۃ الرشید سے درجہ خامسہ کے معاویہ عمر بن محمد عمر فاروق نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع وسطی کے کارکنان نے سیّد عرفان علی شاہ کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمر میں ضلع شرقی کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جمشید ٹاؤن، لیاقت آباد ٹاؤن اور گلبرگ ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا شریک ہوئے۔ جہاں گلشن عمر، تعلیم القرآن، امدادالعلوم، جامعۃ الابرار، مدرسہ زکریا الخیریہ، جامعہ اسلامیہ درویشیہ، مدرسہ عربیہ فرقانیہ، جامعہ الٰہیہ اور جامعہ عثمانیہ کے کل 9 طلبا شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی مفتی خالد محمود تھے۔ جبکہ میزبان مولانا زرین شاہ تھے۔ منصفین کے فرائض جامعۃ الرشید کے استاذ مفتی احسان اللہ شائق، مفتی لئیق احمد اور مفتی محمد رمضان نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا محمد قاسم رفیع نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا قاسم شاہ، مولانا ریحان، مولانا عبدالماجد، مفتی محمد الطاف، مولانا سہیل، مولانا انوارالحق، مولانا کامران کیانی اور مولانا محمد ایاز سمیت دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ معارف العلوم سے روح اللہ بن خواجہ خان نے پہلی، جامعہ عثمانیہ سے دورہ حدیث کے محمد طلحہ کرنالوی نے دوسری جبکہ جامعۃ الابرار سے درجہ سابعہ کے محمد حسان بن محمد جاوید نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع شرقی کے کارکنان نے مولانا محمد رضوان قاسمی کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

جامع مسجد اقصیٰ شاہ لطیف ٹاؤن (مرکز ختم نبوت ضلع ملیر) میں ضلع ملیر کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں لانڈھی ٹاؤن، ملیر ٹاؤن اور بن قاسم ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا شریک ہوئے۔ جہاں مدرسہ واحدیہ، جامعہ انوارالقرآن (ریڑھی گوٹھ)، جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن (قائد آباد)، جامعہ رحیمیہ (گل احمد چورنگی)، جامعہ بیت السلام (لنک روڈ) اور مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر (شاخ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن) کے کل 9 طلبا شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی جامعہ انوارالعلوم شادباغ کے مہتمم حضرت مولانا شفیق الرحمٰن تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا خالد محمود جتوئی، مفتی مظہر الدین اور مولانا مجیب الرحمٰن نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا عبدالوہاب پشاوری اور مولانا محمد جنید نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا گل رحیم، مولانا عثمان رفیق، مولانا عبدالشکور، مولانا ولی اللہ، مفتی ریاض، مولانا شفیق، مولانا احسان، مولانا عبدالماجد، حافظ اسرار، مولانا ضیاء الرحمٰن اور مولانا ناصر صاحب سمیت دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ انوارالقرآن ریڑھی گوٹھ سے درجہ خامسہ کے رضوان اللہ بن نور قابل نے پہلی، مدرسہ عربیہ ملیر شاخ سے درجہ سابعہ کے حفیظ اللہ ولد لاہور بادشاہ نے دوسری جبکہ جامعہ انوارالقرآن سے درجہ خامسہ ہی کے محمد لقمان ولد ہدایت الرحمٰن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع ملیر کے کارکنان نے مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی میں ضلع کورنگی کے طلبہ کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں کورنگی ٹاؤن، شاہ فیصل ٹاؤن اور گلشن اقبال ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا شریک ہوئے۔ جہاں جامعہ صدیقیہ (ناتھا خان گوٹھ)، جامعہ تراث الاسلام (شاہ فیصل کالونی)، جامعہ علی (شاہ فیصل کالونی)، جامعہ دارالعلوم کورنگی، مدرسہ رحمانیہ کورنگی (شاخ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن)، مدرسۃ الانور (گلشن اقبال)، مدرسہ رحمۃ للعالمین (کورنگی)، مدرسہ بیت المکرم (گلشن اقبال) اور مدرسہ افضل العلوم (گلشن اقبال) کے کل 9 طلبا شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی جامعہ اشرف المدارس کے ناظم تعلیمات مولانا حسین احمد اور جامعہ دارالعلوم کراچی کے استاذ مولانا محمد حسین قاسم تھے۔ جبکہ میزبان جامعہ حمادیہ کے مہتمم مولانا قاسم عبداللہ تھے۔ منصفین کے فرائض استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ مولانا زر محمد، مولانا پروفیسر حبیب النبی اور مولانا محمد اورنگزیب نے انجام دیئے۔ نقابت جامعہ حمادیہ کے استاذ مولانا توصیف احمد نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا منظور یوسف، مفتی عبدالسمیع، مولانا سید صلاح الدین، مولانا عمران عثمان، مولانا

کامران اور مولانا رشید اعظمی سمیت دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ مدرسۃ الانور سے محمد بن یاسین نے پہلی، جامعہ بیت المکرم سے درجہ رابعہ کے غلام مصطفی بن محمد طاہر خان نے دوسری جبکہ مدرسہ افضل العلوم سے درجہ خامسہ کے محمد سلمان بن عطاء اللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع کورنگی کے کارکنان نے ضلع کورنگی کے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد عادل غنی کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

جامعہ معہد الارشاد الاسلامی مہاجر مکی مسجد

صدر میں ضلع جنوبی کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں صدر ٹاؤن، لیاری ٹاؤن اور کیماڑی ٹاؤن کے مقابلوں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا شریک ہوئے۔ جہاں جامعہ اسلامیہ نورانی مسجد، جامعہ محمودیہ میراں ناکہ، جامعہ قرطبہ، مدرسہ دولت القرآن، جامعہ توحیدیہ، مدرسہ تحفیظ القرآن اور مدینہ مسجد محمود کالونی کے کل 9 طلبا شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ الحدیث مولانا زیب تھے۔ جبکہ میزبان مدرسہ معہد الارشاد کے مہتمم مولانا عنایت اللہ تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے اساتذہ مولانا فیصل خلیل اور مفتی شکور احمد اور معہد الخلیل کے استاذ مولانا حیات ولی نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا ابرار زمان اور مولانا مسعود احمد نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا نعیم اللہ، مولانا حضرت حسین، مولانا عبدالرؤف، عبدالوحید لغاری، محمد عثمان شبیر، مفتی عبداللہ یامین، مفتی ظفر (استاذ جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ)، قاری عبدالعزیز (امام کریم سینٹر صدر)، مولانا ثاقب انیس سمیت دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ قرطبہ شیریں جناح کالونی سے درجہ خامسہ کے معاویہ بن سبحان الرحمٰن نے پہلی، جامعہ محمودیہ میراں ناکہ سے درجہ خامسہ کے محمد امجد بن اسلم نے دوسری جبکہ جامعہ قرطبہ شیریں جناح کالونی ہی سے درجہ خامسہ کے محمد زید بن شاہد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع جنوبی کے کارکنان نے مولانا محمد کلیم اللہ نعمان کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔ (جاری ہے)

توہین انبیاء کی گستاخ تیبتا گل کے خلاف فوری کارروائی کی جائے

ایف آئی آر درج ہونے کے باوجود گرفتاری عمل میں نہ آنا قابل تشویش ہے

پوری امت مسلمہ کے قلوب انبیاء کرام علیہم السلام کی گستاخی پر مجروح ہیں: مذہبی جماعتوں کا احتجاج

کراچی (پ ر) تمام انبیاء کرام علیہم السلام، اللہ تعالیٰ کے منتخب بندے اور برگزیدہ شخصیات ہیں جو انسانیت کی راہنمائی کے لئے دنیا میں بھیجے گئے۔ ان کی شان میں گستاخی ایسا دلخراش سانحہ ہے جس سے پوری امت کے قلوب مجروح ہوتے ہیں۔ یہ قبیح عمل اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینے کے بھی مترادف ہے اور انسانیت کے بھی خلاف ہے۔ تیبتا گل نامی جس نرس نے یہ جرم کیا ہے، اس کے خلاف ایف آئی آر درج ہونے کے باوجود اب تک گرفتار نہ ہونا انتہائی قابل تشویش عمل ہے۔ پولیس کی جانب سے ایک بار بھی ملزمہ کو طلب نہیں کیا گیا جبکہ مدعی اور گواہاں کو بار بار بلا کر انہیں تنگ کیا جارہا ہے، جو انہیں دباؤ ڈال کر اس مقدمہ سے پیچھے ہٹانے کی مذموم حرکت ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ پولیس اور انتظامیہ اس معاملہ کو سنجیدگی سے لے کر ملزمہ کے خلاف ناموس رسالت کے قانون کے تحت کارروائی کرے، تاکہ ملک سے توہین رسالت کا سلسلہ بند ہو۔ بصورت دیگر مسلسل احتجاج کے ذریعہ ہم اپنے مطالبات دہراتے رہیں گے۔ ان خیالات کا اظہار فریسکو چوک برنس روڈ کراچی میں سوبھراج ہسپتال کی نرس تیبتا گل کی مبینہ گستاخی کے خلاف احتجاجی مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے مختلف دینی وسیاسی جماعتوں کے راہنماؤں نے کیا۔ جن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد رضوان، مولانا محمد کلیم اللہ نعمان، جمعیت علماء اسلام کے مولانا نورالحق، جمعیت علماء پاکستان (شاہ اویس نورانی) کے قاری فیاض، جماعت اسلامی کے محمد عثمان، اہل سنت والجماعت کے مولانا تاج حنفی اور تحریک لبیک کے علامہ اللہ وسایا اور مقامی علماء کرام میں مولانا حمید سعدی، مولانا محمد پراچہ، جمعیت علماء پاکستان کے مولانا فدا نعیمی شامل تھے۔ احتجاجی مظاہرہ میں اہل محلّہ کی بڑی تعداد، تاجر برادری، علماء وطلبا اور برنس روڈ کے قرب و جوار سے عوام الناس شریک ہوئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ

حضرت مولانا قاضی احسان احمد سے ایک فکری نشست!

انٹرویو: مولانا محمد ابراہیم حسین عابدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ، جواں ہمت، ہر دل عزیز، نوجوانوں میں مقبول ترین اوران کے آئیڈیل، شعلہ بیاں مقرر، محترم جناب حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ کے اسم گرامی سے یقیناً آپ واقف ہوں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین میں آپ ایک منفرد شان و پہچان رکھتے ہیں۔ ختم نبوت کاز سے گہری دلچسپی آپ کو ورثہ میں ملی ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے شب وروز سرگرداں اور متحرک رہتے ہیں۔ نوجوان نسل کے ایمان و یقین کی حفاظت آپ کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ اس فکر میں غلطاں و پیچاں سوتے ہیں اور نئے جوش و ولولہ کے ساتھ صبح کرتے ہیں۔ سیرت نبوی اور ختم نبوت کے موضوع پر آپ کے دروس، تقاریر اور بیانات بہت پسند کئے جاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ہم نے قاضی صاحب سے تھوڑا سا وقت لے کر ان سے کچھ ذاتی اور مجلس سے متعلق سوالات کئے، جن کا انہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب مرحمت فرمایا۔ یہ سوالات و جوابات قارئین بھی ملاحظہ فرمائیں:

س:...... محترم قاضی صاحب! آپ اپنی تاریخ ومقام پیدائش، ابتدائی تعلیم اورعصری و دینی تعلیم کے بارے میں کچھ بتائیں؟

ج:...... بھائی! ایسے سوالات تو بڑے لوگوں سے کئے جاتے ہیں، میں تو اپنی جماعت کا ایک ادنی کارکن اور مبلغ ہوں۔ آج جس مقام پر ہوں یہ میرے اکابرین کی دعاؤں، توجہات، اعتماد اور میرے ساتھیوں کی محبت ہے۔ تاہم آپ کی دلداری کے لئے آپ کے سوالوں کے جواب دیتا ہوں:

تاریخ پیدائش: ۱۵؍جون ۱۹۷۴ء بمقام ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

ابتدائی تعلیم: ناظرہ قرآن کریم جامعہ مسجد قاسمیہ محلّہ اقبال نگر حافظ عبدالخالق صاحب سے حاصل کی۔

عصری تعلیم: میٹرک کرنے کے بعد ایف اے میں داخلہ لیا، انگریزی لینگویج کورس، کمپیوٹر کورس کئے۔

دینی تعلیم: درجہ اولیٰ کے لئے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں داخلہ لیا اور جامعہ علوم اسلامیہ کی ملیر شاخ میں پڑھا، اس کے بعد جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد سے ۹۶-۱۹۹۷ء میں دورۂ حدیث شریف کیا۔

س:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے کب اور کیسے وابستہ ہوئے؟

ج:...... سن شعور کو پہنچا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ماحول ملا، اسکول کے زمانہ سے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک کارکن تھا الحمدللہ! اس کا سبب میرے والد گرامی جناب الحاج قاضی فیض احمدؒ تھے، جنہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے قدیم رکن اور مالیاتی کمیٹی کے صدر ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ان کا تادمِ زیست یہ رشتہ قائم رہا، اللہ کریم ان کے درجات بلند فرمائے۔ علاوہ ازیں دورۂ حدیث شریف والے سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں جمعہ پڑھانے کی ذمہ داری ملی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستگی تو شروع سے ہی تھی، باضابطہ طور پر دورۂ حدیث شریف سے فراغت کے بعد شمولیت اختیار کی، جس کی صورت یہ بنی کہ دورۂ حدیث کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد صاحبؒ بانی جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد سے مشورہ کیا، حضرت استاذ مکرم قدس اللہ سرہ نے ارشاد فرمایا: آپ شیخ المشائخ قطب وقت حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سے مشورہ کریں جو حضرت خواجہ صاحب فرماویں میری وہی رائے ہے۔

چنانچہ جامعہ سے سامان سمیٹا، سیدھا گھر ٹوبہ ٹیک سنگھ چلا گیا، دو تین دن گھر گزارنے کے بعد خانقاہ سراجیہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کندیاں شریف میانوالی میں پیر و مرشد مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی خدمت

اقدس میں حاضر ہوا۔ ملاقات ہوئی، تمام تفصیلات عرض کرنے کے بعد حضرت سے درخواست کی کہ مشورہ کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اب درس نظامی کی تکمیل ہوچکی ہے آئندہ کیا کیا جائے، حکم فرمائیں؟ اس پر حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا: آپ کی اپنی کیا رائے اور رجحان کس طرف ہے؟ تو فوراً بلا تکلف عرض کیا کہ میری دلی خواہش تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نظم میں ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے کی ہے۔ مجھے آج بھی وہ لمحات اچھی طرح یاد ہیں۔ حضرت صاحبؒ ٹیک لگائے مسند آراء تھے، فوراً کمر سیدھی کرکے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے، لمبی دعا کی اور پھر ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے جماعت میں کام کرو، میں نے کہا: جی بہتر، ایک یا دو دن مزید خانقاہ شریف میں رکا، واپس گھر ٹوبہ ٹیک سنگھ آیا، چند دن گزارنے کے بعد ملتان مرکز ختم نبوت کورس کے لئے چلا گیا۔ یہ غالباً ۱۹۹۷ء کا آخر یا ۱۹۹۸ء کا آغاز تھا۔ ان دنوں تین ماہ پر مشتمل تربیتی کورس ہوتا تھا جو الحمدللہ! اچھی پوزیشن میں مکمل کیا اور خوب فائدہ ہوا۔

بطور مبلغ: کورس سے فراغت کے بعد تقریباً آٹھ نو ماہ ملتان مرکز میں ہی کام اور مزید تربیت حاصل کرنے کا موقع ملا اور ملتان مرکز سے چناب نگر ریلوے اسٹیشن کی محمدیہ مسجد میں جمعہ پڑھانے کی خدمت جاری رہی۔ اس کے بعد دفتر ختم نبوت اسلام آباد تشکیل ہوئی، خوب محنت، جوش، لگن اور ولولہ سے کام کیا۔

پہلا بیرونی سفر: اصل میں دوران تعلیم ہی مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن کے مرکز میں میری تشکیل کا فیصلہ ہوگیا تھا، چند سال ویزے کا مرحلہ درپیش رہا، مگر ۲۰۰۰ء میں پہلا سفر برطانیہ کا بطور مہمان مبلغ کے ہوا، جو بحمدللہ! خوب کامیاب رہا، تین ماہ بعد واپسی ہوئی۔ برطانیہ کے سفر پر روانگی سے پہلے حرمین شریفین کا ویزا عمرہ کے لئے حاصل کیا، چنانچہ پہلے عمرہ کی سعادت حاصل کی اور پھر سعودی عرب سے لندن کے سفر پر روانہ ہوا۔ وہاں سے واپسی پر پھر اسلام آباد دفتر ختم نبوت میں کام جاری رہا۔ ۲۰۰۴ء میں پھر برطانیہ کا سفر ہوا، جو اس مرتبہ بھی تین ماہ پر مشتمل تھا۔

بطور مبلغ کراچی تشکیل: ۲۰۰۴ء میں مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کے ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا نذیر احمد تونسویؒ بھی شہید ہوئے اس طرح کراچی دفتر کے لئے مبلغ کی ضرورت تھی، چنانچہ اکابرین کی شہادت کے کچھ عرصہ بعد اسلام آباد سے اکابر کے حکم پر کراچی کے لئے عازم سفر ہوا تا حال کراچی میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے کام لے رہے ہیں، اور دعا کرتا ہوں کہ رب کریم اس مبارک راستے میں ایمان کی سلامتی کے ساتھ زندگی بھر یہ سعادت نصیب فرمائیں، اسی میں زندگی کی شام ہوجائے۔

س:......سفر میں کتنے دن رہتے ہیں؟ سنا ہے کہ ایک مرتبہ جب آپ سفر سے واپس لوٹے تو آپ کا بیٹا اجنبی نظروں سے آپ کو گھور رہا تھا؟

ج:......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مبلغ اور سفر، لازم وملزوم امر ہیں۔ فروری ۱۹۹۹ء میں شادی ہوئی، مجلس کے مبلغ کی حیثیت سے تشکیل اسلام آباد میں ہوچکی تھی۔ اللہ کریم نے اولاد کی نعمت سے سرفراز کیا، برخوردار کا نام محمد رکھا، الحمدللہ! جماعت سے وابستگی کا ابتدائی دور تھا، ختم نبوت کاز کے لئے کام کا جوش اور جذبہ جنون کی حد تک تھا، جس بنا پر اسلام آباد سے ٹوبہ ٹیک سنگھ گھر آنے میں بسا اوقات تاخیر ہو جاتی تھی۔ تقریباً ڈھائی سال کی عمر تک میرا بیٹا محمد مجھے اچھی طرح پہچانتا بھی نہیں تھا۔

س:......موجودہ حکومت سے قادیانیوں کو کافی توقعات وابستہ تھیں۔ حکومت ان کی توقعات پر کتنی حد تک پورا اتری ہے؟

ج:......ہر آنے والی حکومت سے قادیانی اور ان کے پشت پناہ بہت توقعات رکھتے ہیں، مگر اسلامیانِ پاکستان کی عقیدۂ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت ومحبت اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کا تعلق انہیں اپنی توقعات پر پورا نہیں اترنے دیتا، اسی بنا پر تو مرزا مسرور نے کہا تھا کہ جب تک پاکستان میں مولوی ہیں، قادیانیوں کے لئے پاکستان میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

س:......کرتارپور راہداری کے بارہ میں بھی دینی حلقوں کی طرف سے خدشات ظاہر کئے جارہے تھے کہ یہ دراصل قادیانیوں کو سہولیات دی جارہی ہیں، یہ خدشات اب تک کس حد تک سچ ثابت ہوئے ہیں؟

ج:......کرتارپور راہداری کے بارے میں دینی حلقوں کے تحفظات اور خدشات بلاوجہ نہیں ہیں اور ضروری بھی نہیں کہ فوری طور پر اس کے نتائج سامنے آنا شروع ہو جائیں۔ قادیانی منصوبہ سازوں کا وطیرہ رہا ہے کہ نہایت خفیہ اور پس پردہ رہ کر اپنے مقاصد حاصل کرتے ہیں۔ قیامِ پاکستان کے وقت وزیر خارجہ ظفراللہ قادیانی

نے بیرونی ممالک کے پاکستانی سفارت خانوں میں اپنے لوگوں کو جن اہم عہدوں پر متعین کیا اور اس سے جو مفادات سمیٹے، کیا اس سے کوئی باشعور، محبِ وطن پاکستانی لاعلم ہے؟

س:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دینی مدارس میں کس نہج پر کام کر رہی ہے اور عصری اداروں میں کام کا کیا طریقہ کار ہے؟

ج:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک خالصتاً مذہبی، تبلیغی جماعت ہے جو ملک عزیز پاکستان میں قرآن وسنت، آئین پاکستان کی روشنی میں دعوتی اور تبلیغی مشن کو لے کر، اسکول، کالج، یونیورسٹی اور مدارس میں کام کی ترتیب قائم کئے ہوئے ہے۔ چونکہ حالات وواقعات کا جائزہ لینا یہ ضروری امر ہے تو جس حد تک اور جس انداز میں جہاں کام کیا جانا ممکن ہوتا ہے جماعتی رفقاء کرام مقامی احباب کے تعاون سے دعوت کے عمل کو جاری رکھتے ہیں۔

س:...... قادیانیوں کے ساتھ ہمارا دعوتی اسلوب کس نوعیت کا ہونا چاہئے؟

ج:...... قادیانی عام کافر نہیں ہیں، قادیانی زندیق ہیں یعنی اپنے کفریہ عقائد کو اسلام ظاہر کرتے ہیں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کی طرح اپنے آپ کو غیر مسلم نہیں سمجھتے۔ شریعت محمدی میں کسی بھی کافر کے ساتھ مسلمان کو دلی محبت رکھنے کی اجازت نہیں ہے، اگر چہ وہ عیسائی، یہودی یا کوئی اور کافر ہی کیوں نہ ہو۔

رہا یہ سوال کہ قادیانیوں تک دعوتِ اسلام کیسے پہنچائی جائے تو یہ امر ساری دنیا پر واضح ہے کہ ہر قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے عقائد اور نظریات کی رو سے کافر سمجھتا ہے مگر دنیاوی مفادات، خواہشات اور دنیا کے لالچ کی وجہ سے قادیانیت پر قائم ہے، ان پر بھی اتمام حجت کرنے کے لئے ہمارے اکابر احقاقِ حق کر چکے ہیں مگر پھر بھی ڈوبتے کو بچانے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے خود کو تیرنا آتا ہو۔ لہٰذا لازم ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ جڑ کر باقاعدہ تربیت حاصل کی جائے اور قادیانیوں کے شبہات کے تسلی بخش جوابات ازبر ہوں۔ غیر مسلموں کو دعوت اللہ کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق دی جانی چاہئے جس کا الحمدللہ! ہر مبلغ ختم نبوت اہتمام کرتا ہے۔ اللہ کریم قادیانیوں کو حق قبول کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

س:...... ایک مسلمان ختم نبوت کے کاز کے لئے کیسے جڑ سکتا ہے؟

ج:...... تحفظ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت ہر مسلمان کا اولین فرض ہے، اس کام کے لئے ہم سب کی متفقہ اور قدیم ترین جماعت، جس کی بنیاد امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ۱۹۴۹ء ملتان میں رکھی تھی جو بحمدللہ! آج بھی خوش اسلوبی کے ساتھ یہ فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔

ملک بھر میں مجلس کے مبلغین اور دفاتر ہمہ وقت اس کام میں مصروف عمل ہیں اگر کوئی مسلمان تحفظ ختم نبوت کے مشن سے عملی طور پر وابستہ ہونا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ مجلس کے مقامی مبلغین اور جماعت سے رابطہ کرے ان کی ہدایات کی روشنی میں کام سیکھ کر میدان میں اتر جائے، اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائیں۔☆☆☆

مختلف دینی مدارس میں ختم نبوت کورس کا انعقاد

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حلقہ صدر ٹاؤن کے مختلف دینی مدارس میں ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا گیا جن میں طلبا اور شائقین کو ردِ قادیانیت، رفع ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ظہور امام مہدی علیہ الرضوان اور مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد ونظریات جیسے موضوعات پر لیکچر دیے گئے۔ حضرت مولانا شمس الرحمٰن عباسی مدظلہ کے ادارے غفوریہ مسجد گارڈن، حضرت قاری خدا بخشؒ کے مدرسہ فتحیہ آفیسرز کالونی گارڈن، مولانا حمود الرحمٰن کی دعوت پر مدرسہ دولت القرآن اور مفتی طارق کے ایما پر دارالعلوم صرافہ بازار اور مولانا یاسین صاحب کے ادارے مدرسہ یوسفیہ کھتری مسجد میں کورس ترتیب دیئے گئے، جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مبلغین ختم نبوت مولانا عبدالحئی مطمئن، مولانا محمد قاسم، مولانا محمد عادل غنی، مولانا محمد ابرار شریف کے علاوہ مولانا مسعود لغاری نگران حلقہ صدر ٹاؤن کے بیانات ہوئے۔ راقم الحروف نے ''قادیانیوں سے چند سوالات'' کے عنوان پر لیکچر دیئے۔ کورس کا دورانیہ صبح سوا آٹھ بجے سے دوپہر ساڑھے بارہ بجے تک تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام علماء کرام، منتظمین حضرات اور خدامِ ختم نبوت کی محنت وکاوش کو قبول فرمائے اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی نوراللہ مرقدہ

خدماتِ ختم نبوت

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت قاضی صاحبؒ حسینی سادات میں سے تھے اور سادات کے ایک مشہور بزرگ حضرت گیسوئے درازؒ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ یکم فروری ۱۹۱۳ء میں پیدا ہوئے، آپ کے والد محترم کا نام مولانا قاضی غلام جیلانیؒ تھا، جو بڑے عالم اور مفتی تھے۔ انہوں نے اپنے فرزند ارجمند کی خوب تربیت کی، انہیں مظاہرالعلوم سہارنپور، جامعہ اسلامیہ ڈابھیل دارالعلوم دیوبند میں منتہی کتابوں کی تعلیم کے لئے بھیجا۔ موصوف نے تینوں جامعات کے عظیم اساتذہ کرام سے علوم و معارف کے خزانے حاصل کئے۔

آپ جامعہ مظاہرالعلوم سہارنپور میں پڑھتے رہے۔ نیز جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ، مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ، حضرت مولانا سیّد بدر عالم میرٹھیؒ جیسے اساطین وسلاطین علم کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ دارالعلوم دیوبند سے مکرر دورۂ حدیث شریف پڑھا۔ دارالعلوم دیوبند میں آپ نے بخاری شریف شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ سے پڑھی۔ ترمذی شریف بھی حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ سے پڑھی۔ مسلم شریف حضرت مولانا رسول خان قدس سرہ سے پڑھی۔ ابوداؤد شریف حضرت مولانا میاں سیّد اصغر حسینؒ سے پڑھی۔ موطا امام مالکؒ مفتی ریاض الدین سے پڑھی۔ موطا امام محمدؒ مولانا مفتی محمد شفیعؒ سے پڑھی اور ابن ماجہ اور طحاوی کا کچھ حصہ مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ سے پڑھا۔

آپ کو سب سے زیادہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ نے متاثر کیا، آپ حضرت مدنیؒ کے شیدائی اور متوالے تھے۔ اصلاحی تعلق شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے رہا اور مجاز بھی ہوئے۔ مورخ اسلام حضرت مولانا سیّد سلیمان ندویؒ اور دیگر علماء و مشائخ کے حکم پر کالج کی لائن اختیار کی اور ہزارہا طلبا کے عقائد و اعمال کی اصلاح کی آپ کالج کی ملازمت کے دوران ڈیرہ اسماعیل خان، ایبٹ آباد کالجز میں پروفیسر کی خدمات سرانجام دیتے رہے، ساتھ ہی مساجد میں فی سبیل اللہ خطبہ جمعہ بھی دیتے رہے۔ آپ جہاں بھی گئے اپنے بزرگوں کے طرز کو نہیں چھوڑا، اپنے شیخ حضرت لاہوریؒ کے مزاج کے مطابق درس قرآن کریم کا معمول جاری رکھا۔ جمیعت علماء ہند، مجلس احرار اسلام، بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام کا ساتھ پوری زندگی نبھایا۔

مولانا قاضی احسان احمدؒ کا عجیب واقعہ:

ہمارے ساتھی مولانا محمد علی صدیقیؒ راولپنڈی ڈویژن کے مبلغ تھے۔ ان کی دعوت پر تین چار روز کے لئے راولپنڈی کے دورہ پر آنا ہوا تو ایک روز مولانا صدیقیؒ نے ''اٹک'' کے لئے بھی رکھا، تو ہاں حضرت قاضی زاہد الحسینیؒ کے خدمت میں ''مدنی مسجد'' میں حاضری ہوئی۔ حضرت نے خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کی ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں گرفتاری کا واقعہ ارشاد فرمایا کہ جب پولیس گرفتار کرنے کے لئے آئی اور دروازے پر دستک دی، حضرت قاضی صاحبؒ باہر نکلے تو پولیس کو دیکھ کر فرمایا: بہت دیر کی، مہربان آتے آتے، میں تو آپ کا انتظار کر رہا تھا۔ اجازت ہو تو میں اپنے بوڑھے والد کو مل کر آؤں؟ تو پولیس والوں نے کہا کہ مل لیں، آپ اپنے والد محترم کی خدمت میں گئے، عرض کیا کہ پولیس گرفتار کرنے کے لئے آئی ہے تو والد محترم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حضرت قاضی صاحبؒ نے عرض کیا: ابا جان یہ میری پہلی گرفتاری نہیں، قبل ازیں کئی سال جیل میں رہا آپ نے ہمیشہ شاداں وفرحاں مجھے روانہ کیا، آج یہ گریہ سمجھ نہیں آ رہا۔ والد محترم نے ایک واقعہ سنایا کہ انگریز کے زمانہ میں تُو کسی کیس میں دہلی کی جیل میں تھا تو میں نے وائسرائے ہند کو ایک پیسے کا پوسٹ کارڈ لکھا کہ میں ایک پوسٹ مین (ڈاکیہ) ہوں، ہر ماہ اپنے بیٹے کی ملاقات

کے لئے دہلی نہیں آ سکتا۔ براہ کرم میرے بیٹے کو دہلی کی بجائے ملتان جیل منتقل کر دیں، تو میرے ایک پیسے کے پوسٹ کارڈ پر مجھے ملتان جیل منتقل کر دیا گیا۔ انگریز بے دین ضرور تھے، بے آئین نہیں تھے۔ اب جن لوگوں سے واسطہ ہے نہ صرف یہ کہ بے دین ہیں بلکہ بے آئین بھی ہیں، معلوم نہیں کہ مجھے میرا دیدار بھی نصیب ہوگا کہ نہیں؟ عمر کے اس پیٹے میں ہوں کہ صبح گیا یا شام۔ میرا جی یہ چاہتا تھا کہ آپ میری نماز جنازہ پڑھائیں۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں شمولیت کی وجہ سے جیل میں تھے کہ والد محترم کا انتقال ہوا۔ ایک لاکھ روپے پیرول ضمانت کے لئے پیش کش کی گئی لیکن اس وقت ہلاکو خانوں اور چنگیزوں نے کہا کہ اگر قاضی صاحب ایک کاغذ پر دستخط کر دیں کہ ”آئندہ کے لئے ختم نبوت کی تحریک میں حصہ نہیں لوں گا۔“ نہ صرف رہائی عمل میں آئے گی بلکہ تمام کیس واپس لے لئے جائیں گے۔ اس پر حضرت قاضی صاحب نے فرمایا کہ:

”یہ میرے والد محترم کا جنازہ پڑا ہے، میری بیوی، میری بچیاں، میرا سارا خاندان، کنبہ قبیلہ مر جائے، ان کا صدمہ برداشت کرلوں گا لیکن ختم نبوت کی تحریک کے ساتھ غداری کے تصور کو کفر سمجھتا ہوں۔“

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء:

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”۱۹۵۱ء، ۱۹۵۲ء میں ظفر اللہ کے وزیر خارجہ ہونے کی وجہ سے مرزائیوں نے پاکستان کو مرزائی ریاست بنانے کا منصوبہ بنایا۔ مسلمانوں میں اضطراب تھا اور اس کو ہٹانے کے لئے تحریک ابتدائی طور پر لاشعوری طور پر ظہور کر رہی تھی۔ اس لئے دوسرے شہروں کی طرح یہاں بھی مرزائی لاشعوری طور پر سرگرم ہوگئے اور اس کی ابتدا یوں ہوئی کہ قادیانیوں نے رئیس خانہ کے قریب ایک وسیع مکان میں اجلاس منعقد کرنے کے لئے شہر کے اکثر حضرات کو مطبوعہ دعوت نامے بھیجے اور احقر کو بھی ایک دعوت نامہ بھیجا، اس وقت ہمارے ضلع کا اے سی ایم ظفر الحق مرزائی تھا۔ جس نے جامع مسجد میں دفعہ ۱۴۴ لگا دی اور مرزائیوں کو کنونشن پر اجلاس کی اجازت دے دی، اتفاقاً وہ جمعہ کا دن تھا۔ احقر نے جمعہ کے خطبہ میں مرزائیوں کی اس جسارت کے خلاف تقریر کی۔ نماز کے بعد سب نمازی حضرات جن کی تعداد کئی ہزار تھی۔ احتجاجاً ڈی سی بارڈی کی کوٹھی پر پہنچے اور صورت حال سے آگاہ کیا، چنانچہ اس کنونشن پر پابندی لگا دی گئی۔“

(حیات مستعار، ص:۱۹۹)

”قادیانیوں نے تحریری طور پر چھوٹے چھوٹے پمفلٹ تقسیم کرنے شروع کر دیئے تو حضرت قاضی صاحب نے دارالاشاعت کے نام سے ادارہ قائم کر کے ان کے جوابات دینے شروع کر دیئے، جس سے ان کی زبانیں گنگ ہوگئیں اور قلم بھی ٹوٹ گئے۔“ (حیات مستعار، ص:۲۰۰)

ملازمت کی وجہ سے تحریک میں گرفتار تو نہ ہوئے، لیکن تحریک کے کارکنوں اور رضا کاروں کی سرپرستی فرمائی۔ تمام قائدین کی گرفتاری اور ہزارہا پروانہ ہائے ختم نبوت کی شہادت کے بعد انکوائری کمیشن مقرر ہوا، جو جسٹس منیر احمد اور ایم آر کیانی پر مشتمل تھا۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں:

”۱۹۵۳ء میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلمانوں نے متفقہ طور پر تحریک چلائی اور اس میں عظیم ترین قربانی دے کر اس عقیدہ کو نہ صرف پاکستان بلکہ تمام دنیا میں پہنچایا علماء اسلام، صوفیاء کرام اور عام مسلمانوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان پروانہ ہائے شمع محمدی کی قربانیوں کو قبول فرمائیں۔ آمین۔ اگرچہ میں عملی طور پر اس تحریک سے محروم رہا، مگر لٹریچر کے مہیا کرنے میں حتی المقدور حصہ لیا۔ چنانچہ منیر انکوائری مقرر ہوئی، جس میں اہل اسلام کی طرف سے جو کمیٹی مقرر کی ہوئی تھی۔ اس کے سربراہ حضرت خواجہ پیر قمرالدین سیالویؒ سجادہ نشین سیال شریف تھے۔ احقر نے ان کو ضروری لٹریچر تحریک کی تیاری کرنے کے لئے پیش کش کی، پھر پہنچا بھی دیا...... چنانچہ ۸؍اگست ۱۹۵۳ء کو حوالہ جات کے لئے ”الفضل“ کے کچھ پرچے جناب پیر صاحب کی خدمت میں اور مولانا مرتضیٰ حسن میکش کی خدمت میں بھیجے گئے۔“

(حیات مستعار، ص:۲۱۵)

قادیانی کافر کیوں؟:

اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے والد ماجد مولانا محی الدین قاضی غلام جیلانیؒ نے ۱۹۲۴ء میں ”تیغ گیلانی بر گردن قادیانی“ اور دوسری کئی کتابیں تحریر فرمائیں اور مرزائیوں سے علمی مناظرے کئے۔ قاضی صاحبؒ نے آسان اور عام فہم میں قادیانیوں کے شبہات کا رد فرمایا:

(۱) مرزائیت! علم و عقل کی روشنی میں،

(۲) درۂ زاہدیہ بر فرقہ احمدیہ تحریر فرمائیں، جن کے پڑھنے سے کئی ایک مسلمانوں کو ایمان پر ثابت قدم رہنے کی اور قادیانیوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق ہوئی۔

قاضی صاحب کی تصنیفات:

قرآنیات پر تیرہ کتب تحریر فرمائیں: احادیث پر ۹ عدد، لسانیات پر دو، فقہ و اصول پر پانچ، علم فقہ و اصول، علم کلام فلسفۂ قدیم، تصوف، تاریخ و سیرت، اوراد و وظائف، تردید فرقِ باطلہ، متفرقات پر ۱۱۴ کتابیں تصنیف فرمائیں۔ جن کا تذکرہ حیات مستعار ص:۲۵۹ دیکھا جاسکتا ہے۔

آپ نے ہزارہا مسلمانوں کے دلوں کو ذکر خداوندی سے منور فرمایا اور اپنے شیخ امام الاولیاء، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے فیضان کو مجالس ذکر کی صورت میں عام فرمایا۔ تصنیف وتالیف میں آسان تفسیر معارف القرآن انوارالحدیث اور رحمت کائنات سمیت ۱۱۴ کتب تصنیف فرمائیں، جیسا کہ مذکور ہوا۔

آپ نے پوری زندگی احقاق حق، ابطال باطل میں گزاری، آپ نے حضرت لاہوریؒ کے ذوق کے درس قرآن کو حرزِ جان بنائے رکھا، جہاں بھی رہے۔ درس قرآن کے معمول کو نہ چھوڑا تاحیات معمولات میں کمی نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حجۃ الاسلام، قاسم العلوم والخیرات بانی دارالعلوم دیوبند کی قبر مبارک پر کھڑے ہوکر دعا فرمائی کہ قرآن پاک سے میرا تعلق نہ ٹوٹے۔ اللہ پاک نے اس دعا کو قبول فرمایا۔ قرآنی موضوعات پر متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔

درسِ قرآن اور تلاوت قرآن کو حرزِ جان بنائے رکھا۔ وفات کے دن بھی ایک پارہ تلاوت فرمایا۔ ذکر وتلاوت، درس و تدریس، تصنیف و تالیف، دعوت وارشاد اہتمام سے مکمل فرمائے۔ طویل دعا فرمائی۔ تلاوت قرآن صبح کی۔ سنتوں کے بعد نماز تک مراقب رہے۔ فجر کی نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے۔ نماز کے بعد صاحبزادہ مولانا قاضی ارشدالحسینی مدظلہ کا درس سنا۔ دیرتک اوراد و وظائف میں مصروف رہے۔ سارا دن اپنے مفوضہ امور سرانجام دیئے۔ نیز مغرب وعشاء کی نمازیں ادا فرماکر آرام کے لئے بستر پر لیٹ گئے۔ بارہ بجے کے قریب اچانک دل کی تکلیف ہوئی۔ مولانا قاضی ارشدالحسینی کو فرمایا کہ معمولی تکلیف ہے دوبارہ تکلیف ہونے پر سی ایم ایچ لے جایا گیا۔ ڈاکٹر آکسیجن لگانے لگے، مولانا قاضی ارشدالحسینی مدظلہ نے سر کو سہارا دیا، تین مرتبہ اللہ، اللہ، اللہ کہا اور روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احرام کی چادروں میں کفن دیا گیا۔ برادر خورد مولانا قاضی محمد طاہر نے نماز جنازہ کی امامت کی۔

☆☆......................☆☆

محمد افضل بٹ کی فیملی نے اسلام قبول کرلیا

گوجرانوالہ (واجد علی معاویہ) محترم جناب سعید احمد بٹ کی دعوت ومحنت سے ان کے چھوٹے بھائی جناب محمد افضل بٹ ولد عنایت اللہ بٹ نے اپنی اہلیہ، دو بیٹوں اور دو بیٹیوں سمیت قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا۔ تفصیلات کے مطابق محترم عامر بٹ اور مولانا محمد ناصر نے دفتر ختم نبوت میں مولانا محمد عارف شامی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے رابطہ کیا کہ قادیانی فیملی نے اسلام قبول کرنا ہے، آپ ان کو قبول اسلام کی سند دے دیں۔ 21 اگست 2020ء بروز جمعہ شام کے وقت ان کے ہاں ایک تقریب سعید منعقد کی گئی، جس میں تلاوت کی سعادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم تبلیغ مولانا قاری عبدالغفور نے حاصل کی۔ مولانا محمد عارف شامی نے ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر مفصل گفتگو فرمائی اور قادیانی عقائد ونظریات کا پردہ چاک کیا۔ مولانا محمد ناصر نے دین اسلام کے بنیادی اصولوں پر گفتگو فرمائی۔ آخر میں نومسلم جناب محمد افضل بٹ نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم نسل در نسل قادیانی چلے آرہے تھے، ہمیں دھوکے میں رکھا گیا، اس وجہ سے ہم اسلام قبول نہ کرسکے۔ انہوں نے کہا کہ میرے اور میرے خاندان کے لئے انتہائی خوشی کا دن ہے کہ ہم اسلام قبول کرکے محمد عربی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میرے اور میرے خاندان کے اسلام لانے کو قبول فرمائیں اور ہمیں ثابت قدم رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم مشکور ہیں جناب سعید بٹ اور مولانا محمد ناصر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے جن کی کاوش سے ہم اسلام کی روشنی میں داخل ہو چکے ہیں، اختتام تقریب پر مولانا محمد عارف شامی نے سند قبول اسلام عنایت فرمائی اور رقت آمیز اختتامی دعا کروائی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

صوبہ سندھ کا چھ روزہ تبلیغی دورہ

صوبہ سندھ کے چھ روزہ دورے کا آغاز کندھ کوٹ کی ختم نبوت کانفرنس سے ہوا، چنانچہ ۹ردسمبر کو عصر سے عشاء تک جامع مسجد طوبیٰ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ عصر سے مغرب تک طلبا نے تلاوت اور نعت خوانی کی۔ دوسری نشست مغرب سے عشاء تک منعقد ہوئی اور تیسری نشست عشاء کے بعد۔ کانفرنس کی صدارت مقامی امیر مولانا رحیم بخش چاچڑ مدظلہ نے کی اور اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا ظہیر احمد سلمہ نے سرانجام دیئے۔ مولانا ظہیر احمد مدرسہ دارالفیوض کندھ کوٹ میں دورۂ حدیث شریف کے طالب علم ہیں۔ ہمارا چناب نگر کا کورس کر چکے ہیں، ایسے ہی مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہ کے ادارہ میں تحقیق المسائل کا کورس بھی کر چکے ہیں، مناظرانہ ذوق رکھتے ہیں۔ کانفرنس سے مولانا عبدالعزیز سمیجو، مولانا محمد ابوبکر چاچڑ، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ ختم نبوت سکھر ڈویژن اور راقم نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے بیانات میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد، ملک و ملت دشمنی، سامراج نوازی پر مدلل بیان کیا۔ نیز قادیانیوں سمیت گستاخان رسول کا بائیکاٹ کرنے پر زور دیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ تلاوت قاری شفیق الرحمٰن نعت ظہور احمد جعفری نے پیش کی۔ کندھ کوٹ پرانا دینی مرکز ہے۔ جہاں تمام اکابرین تشریف لاتے رہے۔ مدرسہ دارالفیوض میں تین تین دن کے جلسے ہوتے رہے، جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں جب پاکستان قومی اتحاد حکومت کا حصہ بنا، تو کندھ کوٹ کے میر صبح صادق کھوسوؒ جمعیت علماء اسلام کی طرف سے وزیر بنے، ایک جلسہ میں ہمارے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ تشریف لائے۔ پولیس ضلع بندی کے آرڈر لائی۔ آرڈر انگلش میں تھے، مولانا نے فرمایا: میں انگلش نہیں جانتا، اردو ترجمہ کروا کر لائیں۔ پولیس اردو ترجمہ کرانے کے لئے گئی مولانا نے فرمایا: آپ میری تقریر کرالیں، جلسہ کی انتظامیہ مشورہ کرتی رہی، جب پولیس اردو ترجمہ کرا کر لائی تو مولانا نے فرمایا کہ اس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دستخط نہیں، دستخط کرا کر لائیں۔ پولیس دستخط کرانے کے لئے گئی۔ مولانا نے فرمایا: اب تقریر کرالو تو انتظامیہ جلسہ نے ہمت نہ کی، بہرحال اب بھی کندھ کوٹ مجلس متحرک و فعال ہے۔ مولانا رحیم بخش چاچڑ امیر اور مولانا محمد یعقوب کھوسو نائب امیر ہیں۔ جامع مسجد طوبیٰ مدرسہ بحرالعلوم نے یہ پروگرام منعقد کیا۔

مولانا محمد یعقوب کھوسو کے مدرسہ میں: موصوف بچپن سے ہی مجلس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ان کا اصرار تھا کہ ان کے ''صبحانہ'' (ناشتہ) میں شرکت کی جائے تو مولانا محمد حسین ناصر کی قیادت میں وفد نے ان کے پروگرام میں شرکت کی۔

مولانا عطاء اللہ سے ملاقات: مولانا عطاء اللہ مہتمم دارالعلوم شکارپور ہمارے پیر بھائی ہیں۔ سیّدی و مرشدی حضرت مولانا سیّد جاوید حسین شاہ دامت برکاتہم سے اصلاحی تعلق ہے۔ حضرت کے ہاں مولانا سے ملاقات ہوئی تو ان کے ادارہ میں حاضری کا وعدہ کیا تو کندھ کوٹ جاتے ہوئے ان کے دارالعلوم میں چند منٹ ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔

صحابہ کرامؓ کی مزارات پر حاضری: شکارپور سکھر روڈ پر محبوب گوٹھ قبرستان میں حضرت عمرو ابن عبسہ، حضرت عمرو ابن اخطب، حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہم کی قبور مبارکہ پر حاضری اور چند لمحہ ٹھہرنے کی سعادت حاصل کی۔

خانواہن میں جلسہ: ۱۰ردسمبر ظہر کی نماز کے بعد جامع مسجد مدنیہ میں جلسہ منعقد ہوا، جس کی نگرانی حافظ حبیب الرحمٰن اور عبدالغفور ملک نے کی۔ جلسہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور کے امیر مولانا عبدالصمد، مولانا تجمل حسین اور راقم نے خطاب کیا۔

جامعہ دارالفضل ہالانی شریف: جامعہ کی بنیاد حضرت مولانا سیّد غلام دستگیر شاہ خلیفہ اجل قطب الارشاد حضرت فضل علی قریشی مسکین پوریؒ نے اپنے شیخ کے نام پر رکھی۔ اگرچہ مسجد تو ۱۹۴۰ء سے چلی آرہی تھی، لیکن مدرسہ کی باضابطہ بنیاد ۱۹۶۱ء میں رکھی اور موصوف تاحیات اس کے مہتمم رہے۔ ۱۹۷۹ء میں وفات پائی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند ارجمند ڈاکٹر مولانا سیّد نثار احمد شاہ آپ کے جانشین اور مہتمم مقرر کئے گئے موخرالذکر کی پہلی بیعت حضرت مسکین پوریؒ کے ساتھ تھی۔ حضرت کی وفات کے بعد اپنے پیر بھائی

مولانا عبدالغفور مدنی عباسیؒ سے بیعت ہوگئے۔ حضرت مسکین پوریؒ کے اس وقت جانشین حضرت مولانا محمد شاہ قریشی مسکین پوری دامت برکاتہم نے خلافت سے سرفراز فرمایا۔ موصوف بنیادی طور پر ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔ ڈاکٹر بننے کے بعد دینی علوم کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کی تکمیل کی۔ جامعہ دارالفضل میں اس سال رابعہ تک طلبا زیر تعلیم ہیں۔ اگرچہ دورۂ حدیث بھی ہوتا رہا ہے، لیکن لاک ڈاؤن کی وجہ سے امسال دورۂ حدیث شریف نہ ہوسکا۔ راقم نے مولانا تجمل حسین سلمہ کے ساتھ دس اور گیارہ دسمبر کی درمیانی شب جامعہ دارالفضل میں گزاری اور گوٹھ صیتل منگریو میں حضرت مولانا ڈاکٹر سیّد نثار احمد شاہ مدظلہ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا سیّد حماد اللہ شاہ ایڈووکیٹ کی نگرانی میں ۱۰؍ دسمبر بعد نماز مغرب جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا سیّد حماد اللہ شاہ نے کی۔ مولانا تجمل حسین اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کے علاوہ سندھی زبان میں ایک سُریلے خطیب نے اپنے رس بھرے انداز میں خطاب کیا۔

مدرسہ انوار العلوم کنڈیارو میں خطبہ جمعہ:

مدرسہ انوار العلوم کی جامع مسجد کی بنیاد ۱۳۱۳ھ میں عبدالحق اخوند نے رکھی۔ مولانا غلام محمد زرند بلوچ اور مولانا عبداللطیف میمنؒ اس میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ماسٹر محمد ہاشم بھی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ شعبۂ کتب کا باقاعدہ آغاز ۱۹۹۲ء میں ہوا۔ شعبۂ حفظ و ناظرہ بالائی مسجد میں جاری ہے۔ مولانا محمد قاسم سومرو بزرگ عالم دین ۱۹۹۱ء سے باقاعدہ درس قرآن مجید دیتے ہیں۔ ۱۹۹۲ء سے مولانا محمد ادریس سومرو مدظلہ جامعہ کے شیخ الحدیث اور صدر مدرس چلے آرہے ہیں، جبکہ اہتمام و انصرام مولانا شبیر احمد اور مولانا عبداللطیف سنبھالے ہوئے ہیں۔ مدرسہ میں ۱۳ اساتذہ کرام کی نگرانی ۳۵۰ طلبا کرام زیر تعلیم ہیں۔ جن میں دوسو مسافر ہیں۔ دارالعلوم تحریک ختم نبوت اور تمام دینی تحریکوں کا مرکز ہے۔ مولانا محمد ادریس سومرو اور ان کے بھائی مولانا سلیم اللہ سومرو کی ذاتی لائبریری بیس ہزار کتب سے زیادہ پر مشتمل ہے۔ مصحف عثمانی کی (جو عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت زیر تلاوت تھا اور آپ کو شہید کیا گیا) اس کی کاپی مولانا محمد ادریس سومرو مدظلہ کی لائبریری میں زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ نیز مصحف علوی کا دیدار بھی یہیں نصیب ہوا۔ مصحف علوی جس پر سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تلاوت فرماتے تھے، بھی یہاں دیکھا۔ مولانا محمد ادریس سومرو بہت ہی عظیم الشان ذوق رکھتے ہیں، کتابوں کے شیدائی و فدائی ہیں، کتاب جس قیمت میں ملے اور جہاں سے ملے حاصل کرکے رہتے ہیں، امام السندھ مولانا محمد ہاشمؒ سندھی ٹھٹھوی جو کثیر التصانیف تھے۔ عربی، اردو، سندھی زبانوں میں ان کی مصنفہ دسیوں کتابیں ہیں۔ مولانا سومرو اس کی اشاعت کے لئے ساعی رہتے ہیں۔ ۱۱؍ دسمبر جمعۃ المبارک کا خطبہ انوار العلوم کی وسیع و عریض مسجد میں دینے کی سعادت نصیب ہوئی، جبکہ ضلعی مبلغ مولانا تجمل حسین سلمہ نے جامع مسجد فاروق اعظم میں خطبہ دیا۔

جامع مسجد صدیقیہ بھریا روڈ میں جلسہ:

جامع مسجد صدیقیہ کے بانی جامعہ قاسم العلوم ملتان کے فاضل مولانا نعمت اللہ تھے۔ جنہوں نے تقریباً نصف صدی پہلے تعمیر کی۔ حافظ محمد صدیقؒ میاں چنوں کے تیس سال امام رہے۔ ان کے بعد مولانا

ختم نبوت تربیتی کنونشن، لاہور

لاہور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ ٹاؤن شپ کے زیر اہتمام ختم نبوت تربیتی کنونشن ۳ بلاک ٹاؤن شپ لاہور میں مقامی امیر محمد آصف کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کنونشن میں مختلف طبقہ سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم، بریلوی مکتب فکر کے مولانا محمد راشد، معروف نعت خواں مولانا محمد عمران نقشبندی، حافظ محمد انعام، حافظ محمد اسماعیل، مفتی محمد مبشر، ختم نبوت یونٹ کے اراکین بھائی محمد بلال، محمد نوید، محمد تنویر، قاری سمیع اللہ عباسی نے شرکت کی۔ مولانا عبدالنعیم نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت امت مسلمہ کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے امت مسلمہ ہمیشہ حساس رہی ہے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بارہ سو صحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش کیا ہے اور آج تک امت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قربانیاں پیش کررہی ہے۔ مولانا محمد راشد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت قانون میں تبدیلی ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں ناموس رسالت ایکٹ کے خلاف ہر سازش کا مقابلہ کیا جائے گا۔ ناموس رسالت کا قانون تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی عزت اور ناموس کا دربان اور چوکیدار ہے۔ کنونشن کے آخر میں تمام شرکا نے وعدہ کیا کہ ۱۳؍ مارچ ختم نبوت کانفرنس کی بھرپور تیاری کی جائے گی اور مہم چلائی جائے گی تاکہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ مسلمان شریک ہوسکیں۔

محمد اشرف حفظہ اللہ امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ یہاں پنجاب سے نامور خطباء تشریف لاتے رہے۔ مولانا عبدالشکور دین پوریؒ بارہا تشریف لائے۔ ۱۱؍دسمبر عشاء کے بعد جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت ونعت کے بعد ڈویژنل مبلغ مولانا تجمل حسین اور راقم کے بیانات ہوئے۔ جلسہ دس بجے تک جاری رہا، جس میں سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی، صدارت مولانا حفیظ الرحمٰن کیریو نے کی۔ مولانا حفیظ الرحمٰن بھریا روڈ شہر میں مدرسہ انوارالقرآن والحدیث چلا رہے ہیں، جس کے بانی مولانا نور محمدؒ تھے جو یکم جنوری ۲۰۰۱ء تک منتظم رہے۔ اس وقت مولانا کیریو کے انتظام میں ۱۵ استاذ، ۳ معلمات ۸۵ مسافر طلبا ہیں۔ مولانا محمد اشرف جالندھری نے جامعہ حسین ابن علی کے نام پر مدرسہ بھی قائم کیا ہوا ہے، جس میں ۱۵۰ طلبا مسافر زیر تعلیم ہیں۔ موصوف جامعہ فاروقیہ کراچی کے فاضل اور حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ کے شاگرد رشید ہیں۔ مولانا تجمل حسین اور عبدالرزاق ڈرائیور نے مدرسہ میں اور راقم نے چوہدری امتیاز احمد کے ہاں قیام کیا۔

مدرسہ دارالہدیٰ حمادیہ: چناری گوٹھ کا سنگ بنیاد مولانا غلام قادر آف ٹھیڑھی اور دریا خان مری کے مولانا عبدالرحمٰن خاشخیلیؒ نے ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۹۹۲ء رکھا۔ اس وقت مدرسہ میں ۱۷۰ طلبا ۱۴ اساتذہ کرام کی نگرانی میں قرآن پاک حفظ وناظرہ کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ جن میں سے ۶۰ طلبا کا کھانا مدرسہ کے لنگر میں پکتا ہے۔ قاری محمد حسن مورو جو، عبدالماجد نظام چلا رہے ہیں۔ قاری محمد حسن کی دعوت پر مدرسہ میں حاضری ہوئی اور بعد عصر مولانا تجمل حسین نے سندھی زبان میں مختصر بیان فرمایا۔

مدرسہ مخزن العلوم پُھل: مدرسہ کا قیام ۱۹۶۰ء میں عمل میں لایا گیا، جس کا سنگ بنیاد مدرسہ شمس العلوم کھرڑہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا سائیں رشید احمدؒ نے رکھا، جو حفظ وناظرہ کی درسگاہ کے طور پر خدمات سرانجام دیتا رہا۔ ۲۰۰۸ء میں شعبۂ کتب کا آغاز کیا گیا۔ مولانا اشفاق الرحمٰنؒ، مولانا مفتی جاوید الرحمٰن مدظلہ اس کی آبیاری کرتے رہے۔ اول الذکر مولانا اشفاق الرحمٰن ختم نبوت کے مردمجاہد تھے۔ قرب وجوار کے گوٹھوں میں جہاں کہیں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے متعلق سنا متعلقہ حلقہ کے مبلغ کو بلاکر ان کا تعاقب کیا۔ موصوف کا سن پیدائش ۱۹۸۳ء ہے جبکہ ۱۳؍نومبر ۲۰۲۰ء ان کا یوم وفات ہے۔ جامع مسجد سیّدنا علی المرتضٰی پُھل میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مولانا تجمل حسین مبلغ کی خواہش واستدعا پر ان کے مدرسہ میں ۱۲؍دسمبر کو ان کی یاد میں جلسہ رکھا گیا۔ ۱۱ بجے صبح سے ظہر تک مولانا تجمل حسین اور راقم نے خطاب کیا۔ ان کی مدرسہ جس میں حفظ وناظرہ میں ۱۶۴ طلبا، ۱۹ اساتذہ کرام کی نگران میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ ۱۳ اساتذہ حفظ وناظرہ کے، ۶ اساتذہ کرام درجہ کتب میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی نگرانی میں سات عدد مکاتب، ۵ عدد مساجد میں تعلیم وتعلم کا سلسلہ جاری ہے۔ مفتی جاوید الرحمٰن صدیقی اہتمام کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مبلغین ختم نبوت نے مولانا اشفاق الرحمٰن کی عظیم الشان خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ نیز ان کی مغفرت اور مدارس ومکاتب اور مساجد کی ترقی کے لئے دعا کی گئی۔

مکتب امام ابوحنیفہ میں ختم نبوت کنونشن: دریا خان مری مکتب کے بانی مولانا محمد احمد مورو جو ہیں، جو متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہ کے شاگرد رشید ہیں۔ ان کے مکتب میں چھوٹے چھوٹے بچوں نے مختلف عنوانات پر چھوٹی چھوٹی تقریریں کیں۔ جس سے اس ادارہ کا مستقبل روشن ہے۔ مغرب کی نماز کے بعد شعورِ ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا، جس میں مقامی علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔ ڈویژنل مبلغ مولانا تجمل حسین اور محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ دریا خان مری کے مضافات میں گوٹھوں میں کچھ قادیانی آباد ہیں، جن کے مکمل بائیکاٹ کا عہد کیا گیا۔ کنونشن سے قاری نیاز احمد خاشخیلی نے بھرپور کوشش کی۔ دریا خان مری پروگرام سے فارغ ہوکر نواب شاہ دفتر آگئے اور رات کا قیام وآرام دفتر میں رہا۔

مدرسہ تفہیم القرآن نواب شاہ: مدرسہ کا آغاز ۱۹۳۳ء میں ہوا۔ ابتداً ایک پٹھان جناب دولت خانؒ نے اپنے خرچ سے مسجد تعمیر کرائی، بعد میں حکیم معاذ صاحب نے اس کا چارج سنبھالا۔ حکیم صاحب موصوف مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے زبردست مداحین میں سے ہیں۔ معاذ تھادل شربت بادام، انہیں کی طرف منسوب ہے۔ اس وقت مدرسہ کے مہتمم مولانا قاری عبدالخالق اور صدر مدرس مفتی عبدالکریم لغاری ہیں۔ ۱۴ اساتذہ کرام کی نگرانی میں ۸۰ طلبا زیر تعلیم ہیں۔ ۱۳؍دسمبر دس بجے صبح طلبا واساتذہ کرام سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی۔ راقم نے ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور فتنوں کا مقابلہ کرنے کی درخواست کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ
بمقام
نظر محلہ
مین روڈ
لاڑکانہ سندھ
بتاریخ
19
فروری
2021
بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب
ان شاء اللہ
ڈاکٹر خالد محمود سومرو
پروقار
سالانہ
تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس
طاہر محمود
محبت علی
عبدالقادر
جمال مصطفی
نور حسن
محمد حسین ناصر
مسعود احمد
ظفر اللہ
محمد الیاس
حضرت مولانا اعجاز مصطفی صاحب
حضرت مولانا ناصر خالد محمود سومرو صاحب
صاحبزادہ
امیر جمعیت علماء اسلام
حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی
ترجمان ختم نبوت
مرکزی ناظم نشر و اشاعت و مبلغ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
لاہور
فرزند شہید اسلام
علامہ حضرت مولانا راشد خالد محمود سومرو صاحب
جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام
صوبہ سندھ
حضرت مولانا عبدالجبار
حضرت مولانا اسد اللہ
خطیب لاجواب
انتظامیہ کمیٹی
محمد طارق
سکندر علی
انوار محمد
اظہار الحق
محمد ایاز
مشتاق حسین
ثناء اللہ
منجانب
جمعیت علماء اسلام ضلع لاڑکانہ
برائے رابطہ
0300-3425300
0301-3472779
0303-6631714,0332-4146316